بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

دسمبر ۱۹۶۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کا ایک منظر

ایڈیٹر
شیخ خورشید احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ
تشحیذ الاذہان
ربوہ

۱۵ دسمبر ۱۹۶۴ء ۔ ۱۰ شعبان ۱۳۸۴ھ ۔ ۱۵ فتح ۱۳۴۳ھش

آٹھواں سال ۔ ساتواں پرچہ

بچوں سے چند باتیں

جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہے امید ہے کہ بچے بڑے شوق سے جلسہ پر آنے کی تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔ جب وہ ربوہ جلسہ پر آئیں تو انہیں چاہیئے کہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ جلسے کے اوقات میں تقریریں غور سے سنیں اور باقی وقت نمازوں۔ دعاؤں سلسلہ کے بزرگوں سے ملنے اور مقبرہ بہشتی اور دیگر مقدس مقامات کی زیارت کرنے میں گذاریں تاکہ جلسہ کے بعد وہ ایک نئی روح اور نیا جوش لے کر واپس جائیں۔

اس شمارہ میں

- قادیان کی یادیں (نظم)
- قادیان سے ہجرت اور واپسی کے متعلق الہامات
- محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا پیغام
- اعتراف کا نغمہ (نظم)
- ہمارا جلسہ سالانہ
- احمدیت کا دائمی مرکز ـــــ قادیان
- سلطان القلم کے ننھے ادیب ـــــ اور دیگر مستقل کالم

ایڈیٹر:۔ شیخ خورشید احمد

نائب ایڈیٹر:۔ منصور احمد عمر

ٹیلیفون:۔ ۴۸

طابع و ناشر:۔ سید عبد الباسط

مطبوعہ:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت:۔ دفتر تشحیذ الاذہان دار الصدر جنوبی ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل:۔ ۷۱۲۸

خوشنویس:۔ حمید الدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کا دائمی مرکز

● **قادیان دار الامان** ہے۔ یہ وہ مبارک مقام ہے جہاں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ یہیں آپ پیدا ہوئے یہیں آپ نے اپنی زندگی کا اکثر حصّہ گزارا اور یہیں پر آپ کا مزار مقدس ہے۔ آپ کا مکان اس مکان کے وہ تمام کمرے جن میں بیٹھ کر آپ مضامین تحریر فرماتے، دُعائیں کرتے اور ملاقاتیں فرماتے۔ پھر وہ مساجد جن میں آپ نمازیں پڑھا کرتے اور تقریریں فرماتے وہ مقدس قبرستان جو آپ نے اللہ تعالیٰ کی بشارتوں اور اس کے منشاء کے ماتحت قائم کیا اور جس میں خود آپ کا مزار مبارک بھی ہے یہ سب مقامات ہمارے لئے مقدس ہیں اس کے علاوہ قادیان کی بستی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بہت سی بشارتیں بھی دے رکھی ہیں جن میں سے بعض پوری ہو چکی ہیں اور بعض اپنے وقت پر پوری ہوں گی۔ ان سب باتوں کی وجہ سے ضروری ہے کہ قادیان کی اہمیت اور اس کے متعلق پیشگوئیوں کا ہر احمدی کو اچھی طرح علم ہو۔ اسی ضرورت کو بروقت محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے محسوس کیا اور ان کی ہدایت پر مجالس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ نے قادیان کی یاد میں جلسے منعقد کئے ہیں۔ تشحیذ بھی اپنے اس شمارہ میں قادیان کے متعلق متعدد ضروری امور شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ بچے انہیں غور کے ساتھ پڑھیں گے اور انہیں ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

● بڑے افسوس کی بات ہے کہ بعض احمدی بچے بھی دوسرے رسالوں میں سے مضامین نقل کر کے انہیں اپنی طرف منسوب کر لیتے ہیں یہ حرکت ہرگز مسلمان اور پھر احمدی مسلمان بچوں کی شان کے شایاں نہیں ہے۔ ہم نے پہلے بھی کئی دفعہ کہا ہے اور اب پھر کہتے ہیں کہ یہ حرکت بہت ہی ناپسندیدہ ہے آئندہ اگر کسی بچے نے ایسا کیا تو ہمیں مجبوراً اس کا نام تشحیذ میں شائع کرنا پڑے گا۔ اگر کسی رسالہ میں انہیں کوئی اچھا مضمون نظر آئے تو بے شک اسے نقل کر کے بھجوا دیں لیکن اس رسالہ کا حوالہ دینا ضروری ہے۔

● ہمیں خوشی ہے کہ بچے تشحیذ کے لئے بکثرت مضامین لکھتے ہیں لیکن ہم انہیں یہ بھی تحریک کرتے ہیں کہ وہ اپنے بزرگوں سے بھی آسان اور عام فہم زبان میں اچھے اچھے مضامین لکھوا کر بھجوایا کریں تاکہ تشحیذ زیادہ مفید اور دلچسپ ہو سکے +

آپ کا بھائی جان

تشحیذ احمدی بچوں کا واحد تربیتی رسالہ ہے انہیں اس کی توسیع اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصّہ لینا چاہیئے + (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی باتیں

خدا کا شکر ادا کیا کرو

(مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی)

کُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّکُمْ وَاشْکُرُوْا لَهٗ

(ترجمہ) اپنے خدا کے دیئے ہوئے رزق میں سے کھاؤ اور اس کا شکر بجا لاؤ۔

تشریح:۔ جو چیز بھی تم کھاؤ اس کے بعد ضرور الحمد للہ کہو۔ یعنی "اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنی مہربانی سے یہ چیز ہمیں دی۔" خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "جو کوئی ہمارا شکر کرتا ہے ہم اسے اور زیادہ دیتے ہیں۔ لیکن جو ناشکری کرتا ہے ہم اسے سخت سزا دیں گے۔" اللہ کے شکر کے یہ بھی معنی ہیں کہ جو چیز اللہ نے تمہیں دی ہے اس سے دوسروں کی بھی مدد کرو۔ مثلاً اپنے کھانے میں سے اپنے غریب ہمسائے یا مسافر کو بھی کھانے کو دو۔ اپنے مال میں سے کچھ صدقہ بھی کرو۔ اگر تمہارے پاس اچھی اچھی کتابیں ہیں تو اپنے دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دے دیا کرو۔ اگر تمہیں اللہ نے علم دیا ہے تو دوسروں کو بھی سکھاؤ۔ پھر شکر کا یہ مطلب بھی ہے کہ خدا کی پوری تابعداری کرو اور اس کے سارے حکموں کو جو

رسول اللہ کی باتیں

الحمد للہ کہنا

اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

(ترجمہ) جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے "الحمد للہ"

تشریح:۔ آدمی کے پھیپھڑوں میں بعض ایسے مادے جمع ہو جایا کرتے ہیں جو صحت کے لئے نقصان دہ ہوتے ہیں۔ ان مادوں کو باہر نکالنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے چھینک بنائی ہے۔ دراصل یہ ایک زور کی ہوا ہے جو ان کے جسم سے نکلتی ہے اور اپنے ساتھ خراب مادوں کو بھی لے آتی ہے۔ چونکہ اس طرح آدمی کو نقصان دہ باتوں سے نجات ملتی ہے اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی بات کی تعلیم دی ہے کہ چھینک آنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کرو۔

---

* قرآن شریف میں لکھے ہوئے ہیں دل وجان سے مانو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کی یادیں

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیاں + مدعائے حق تعالیٰ مدعائے قادیاں
وہ ہے خوش اموال پر یہ طالبِ دیدار ہے + بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیاں
گر نہیں عرشِ معلیٰ سے یہ ٹکراتی تو پھر + سب جہاں میں گونجتی ہے کیوں صدائے قادیاں
دعویٔ طاعت بھی ہوگا ادعائے پیار بھی + تم نہ دیکھو گے کبھی لیکن وفائے قادیاں
میرے پیارے دوستو تم دم نہ لینا جب تلک + ساری دنیا میں نہ لہرائے لوائے قادیاں
بن کے سورج ہے چمکتا آسماں پر روز و شب + کیا عجب معجز نما ہے رہنمائے قادیاں
یا تو ہم پھرتے تھے اُن میں یا ہوا یہ انقلاب + پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں
خیال رہتا ہے ہمیشہ اِس مقامِ پاک کا + سوتے سوتے بھی یہ کہہ اُٹھتا ہوں ہائے قادیاں
آہ! کیسی خوش گھڑی ہوگی کہ بانیلِ مرام + باندھیں گے رختِ سفر کو ہم برائے قادیاں
ایشیا و یورپ و امریکہ و افریقہ سب + دیکھ ڈالے پر کہاں وہ رنگ ہائے قادیاں

جب کبھی تم کو ملے موقع دُعائے خاص کا
یاد کر لینا ہمیں اہلِ وفائے قادیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان سے ہجرت اور واپسی کے بارے میں

حضرت مسیح موعودؑ کے بعض رؤیا اور الہام

(۱) (رؤیا میں) "مَیں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ ایک دو آدمی ساتھ ہیں۔ کسی نے کہا راستہ بند ہے۔ ایک بڑا بحرِ ذخّار چل رہا ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ واقع میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں اور یہ راہ بڑی خوفناک ہے۔"

(البدر جلد ا نمبر ۱۰ مورخہ ۲ جنوری ۱۹۰۳ء ص۷۶ بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص۴۶۳)

(۲) "۹ نومبر ۱۸۹۲ء کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ قادیان کی طرف آتا ہوں اور نہایت اندھیرا ہے اور مشکل راہ ہے اور مَیں رجماً بالغیب قدم مارتا جاتا ہوں۔ اور ایک غیبی ہاتھ مجھ کو مدد دیتا جاتا ہے یہاں تک کہ مَیں قادیان میں پہنچ گیا اور جو مسجد سکھوں کے قبضہ میں ہے وہ مجھ کو نظر آئی۔ پھر مَیں سیدھی گلی میں جو کشمیریوں کی طرف سے آتی ہے چلا۔ اُس وقت مَیں نے اپنے تئیں ایک سخت گھبراہٹ میں پایا کہ گویا اس گھبراہٹ سے بیہوش ہوتا جاتا ہوں اور اس وقت بار بار ان الفاظ سے دعا کرتا ہوں کہ رَبِّ تَجَلَّ رَبِّ تَجَلَّ (اے میرے رب تجلّی فرما۔ اے میرے رب تجلّی فرما) اور ایک دیوانہ کے ہاتھ میں میرا ہاتھ ہے۔ وہ بھی رَبِّ تَجَلَّ کہتا ہے اور بڑے زور سے مَیں دُعا کرتا ہوں۔

اور اس سے پہلے مجھ کو یاد ہے کہ مَیں نے اپنے لئے اور اپنی بیوی کے لئے اور اپنے لڑکے محمود کے لئے بہت دُعا کی ہے۔ پھر مَیں نے دو کُتّے خواب میں دیکھے۔ ایک سخت سیاہ اور ایک سفید اور ایک شخص ہے کہ وہ کتوں کے پنجے کاٹتا ہے۔ پھر الہام ہوا:۔ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

(کاپی الہامات حضرت اقدس بحوالہ تذکرہ ص۸۳۳)

(۳) "داغِ ہجرت"

(تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۶، ۷ ماہ جون و جولائی ۱۹۰۸ء ص۱۴ بحوالہ تذکرہ ص۶۹۴)

(۴) إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ إِنِّي مَعَ الْأَفْوَاجِ آتِيكَ بَغْتَةً يَأْتِيكَ نُصْرَتِي إِنِّي أَنَا الرَّحْمٰنُ ذُو الْمَجْدِ وَالْعُلٰى۔ مخالفوں میں پھوٹ۔ ۔ ۔

یعنی وہ خدا جس نے خدمتِ قرآن تجھے سپرد کی ہے۔ پھر تجھے قادیان میں واپس لائے گا۔ مَیں اپنے فرشتوں کے ساتھ ناگہانی طور پر تیری مدد کروں گا۔ میری مدد تجھے پہنچے گی۔ مَیں ذوالجلال بلند شان والا رحمان ہوں۔ مَیں مخالفوں میں پھوٹ ڈالوں گا۔" (ٹائٹل پیج کتاب البریہ بحوالہ تذکرہ ص۳۱۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان سے ہجرت کے بارے میں

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم ارشاد

"مگر آج ہم قادیان نہیں جا سکتے۔ گو آج ہم اس سے محروم کر دئے گئے ہیں لیکن ہمارا ایمان اور یقین ہمیں بار بار کہتا ہے کہ قادیان ہمارا ہے وہ احمدیت کا مرکز ہے اور ہمیشہ احمدیت کا مرکز رہیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ حکومت خواہ بڑی ہو یا چھوٹی۔ بلکہ حکومتوں کا کوئی مجموعہ بھی ہمیں مستقل طور پر قادیان سے محروم نہیں کر سکتا۔ اگر زمین ہمیں قادیان لے کر نہ دے گی تو ہمارے خدا کے فرشتے آسمان سے اتریں گے اور ہمیں قادیان لے کر دیں گے ۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔ قادیان خدا نے ہمارے لئے مخصوص کر دیا ہے اس لئے وہ ہمیں آپ قادیان لے کر دے گا۔"

(الفضل مورخہ ۲۸۔ دسمبر ۱۹۴۷ء صـ۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کی یاد کے سلسلے میں

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام

برادران! مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے قادیان کی یاد میں جو ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ اوّل جماعت کی نئی پود کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرا دی جائے کہ قادیان احمدیت کا دائمی مرکز اور خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ اس سے وابستگی اور اس کا احترام ہمارے ایمانوں کا جزو اور اس کی حرمت کا قیام ہم پر خدا اور اس کے مامور کی طرف سے ایک فرض واجب کے طور پر ہے۔ دوم یہ کہ ہمارا قادیان سے نکلنا اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق تھا اور اسی حیّ و قیوم اور قادر خدا کا اپنے مسیح سے وعدہ ہے کہ وہ پھر آپ کی جماعت کو بانیلِ مرام واپس لے جائے گا۔ یہ پیشگوئیاں پوری وضاحت کے ساتھ اپنوں اور غیروں کے سامنے پیش کی جانی ضروری ہیں تا جب خدائی وعدوں کے پورا ہونے کا وقت آئے اور انشاء اللہ وہ وقت ضرور آئے گا اور جلد آئے گا تو بہتوں کے ایمان لانے کا موجب ہو۔ سوئم یہ کہ اللہ تعالیٰ سے اسلام کے غلبہ اور قادیان کی واپسی کے متعلق عاجزی اور انکسار کے ساتھ رو رو کر دعائیں کی جائیں کہ اے ہمارے مالک! اے غفور و رحیم سچے وعدوں والے ہمارے قصور معاف فرما اور ہمارے گناہوں سے درگزر کرتے ہوئے اپنے وعدے پورے کر تا تیری عظمت اور جلال ظاہر ہو اور تا تیرے کلام کا شرف ظاہر ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور تا تیرے حبیبؐ کو انکار کی نظر سے دیکھنے والوں پر آسمانی حجّت پوری ہو۔

عزیزو اور پیارو! خدا کے وعدے سچے ہوتے ہیں مگر ان وعدوں کا اپنے آپ کو مستحق بنانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے جس طرح تم دیکھتے ہو کہ بارش جب آسمان سے نازل ہوتی ہے تو اُسی زمین کو سبزہ زار بناتی ہے جو سنگلاخ اور بنجر نہ ہو۔ سو اپنے دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرو اور اپنے سینوں کی زمین میں خدا کی محبت کا بیج بوؤ تا وہ تمہارے لئے اور تمہارے خاندانوں اور نسلوں کے لئے رحمتوں اور برکتوں کا پھل پیدا کرے۔ اپنی نیّتوں اور ارادوں کو پاک کریں اور اخلاص کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے جلال کے ظہور کے لئے اپنی کوششیں اور طاقتیں وقف کر دیں تا وہ ہمارا رحیم و کریم خدا ہم پر رحم کرے اور اپنی تجلّی دکھا کر کفر کی ظلمتوں کو کافور کر دے اور حق اپنی پوری برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی ساری نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ والسلام

عبد اللہ الصمد

خاکسار۔ مرزا رفیع احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکبر خاں اصغر۔ کراچی

اطفال الاحمدیہ کا نغمہ

ہم احمدیوں کے بچے ہیں ــــ ہم مسلم و مومن سچے ہیں
ہم بچے لائق فائق ہیں ــــ ہم علم و عمل کے شائق ہیں
ہم دین کی خدمت کرتے ہیں
ہم محض خدا سے ڈرتے ہیں

ہم عہد کو قائم رکھتے ہیں ــــ ہم پختہ عزائم رکھتے ہیں
ہم ملکوں ملکوں جائیں گے ــــ اسلام کو ہم پھیلائیں گے
ہم دنیا کو دکھلا دیں گے
ہم دین پہ جان لٹا دیں گے

ہم ہر شے قرباں کر دیں گے ــــ دنیا کو حیراں کر دیں گے
ہم ننھے ننھے بچے ہیں ــــ لیکن ہم قول کے سچے ہیں
ہم لوگ مجاہد سارے ہیں
ہم احمدیت کے تارے ہیں

ہم ڈرتے نہیں تلواروں سے ــــ ہم کھیل چکے انگاروں سے
ہم لیس ہیں اُن ہتھیاروں سے ــــ مخفی ہیں جو دنیا داروں سے
اپنا اللہ تعالیٰ ہے
اپنا تو وہی رکھوالا ہے

جس دین کو ہم پہچانے ہیں ــــ اس دین کے ہم دیوانے ہیں
ہم اک تسبیح کے دانے ہیں ــــ اک شمع کے ہم پروانے ہیں
دن رات دعائیں کام اپنا
اک مرکز ایک امام اپنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

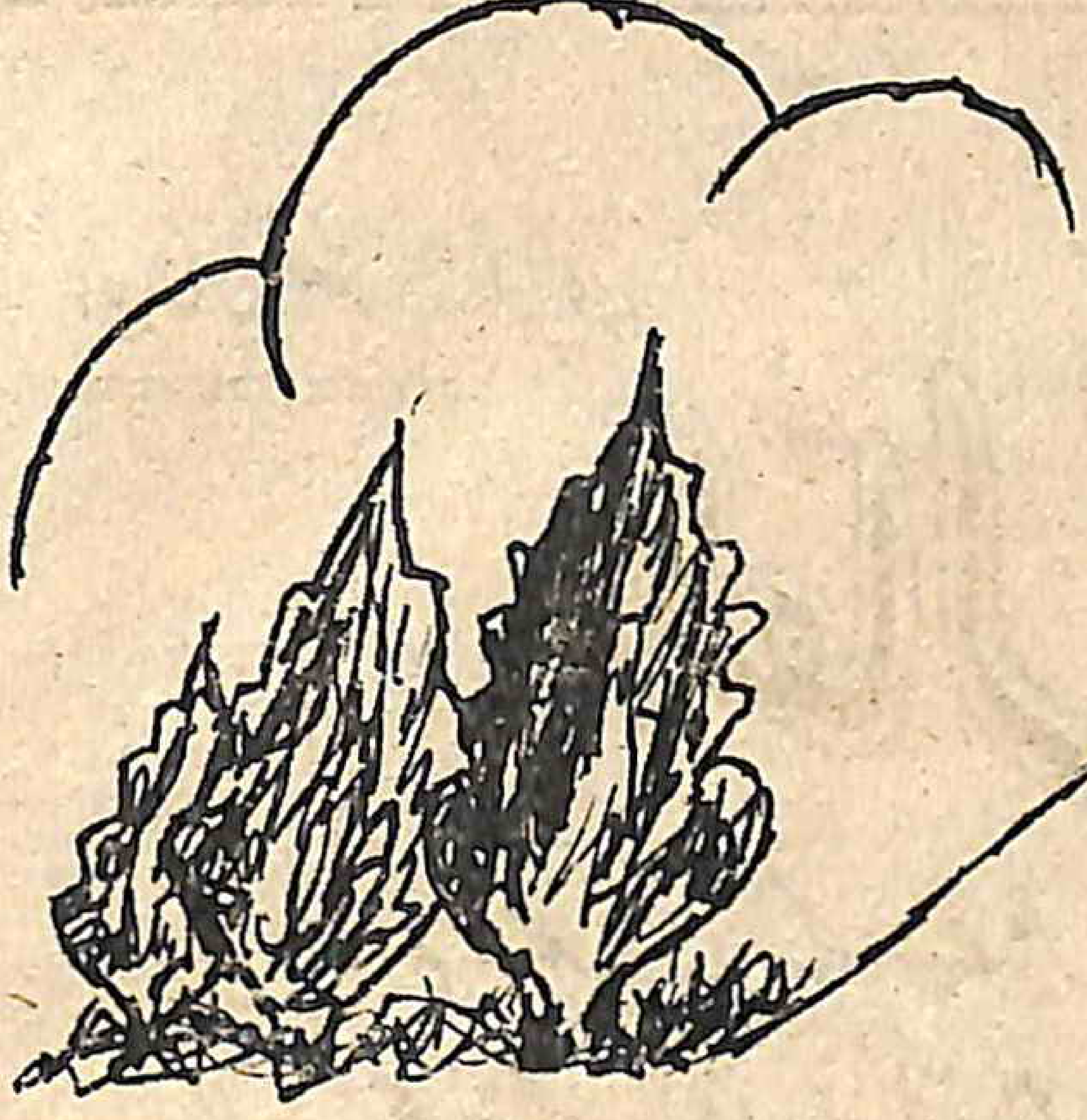

برف پوش پہاڑوں کی سرزمین

گلگت تا ہنزہ کی سیر (قسط ۲)

نصر اللہ خاں ناصر
جامعہ احمدیہ ۔ ربوہ

گلگت میں دو دن قیام کرنے کے بعد ہماری پارٹی بذریعہ جیپ نومل کو روانہ ہوئی۔ ہمارے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ ایک ہی جیپ میں ہم اسقدر افراد آ سکیں گے مگر ڈرائیور نے ہمارے گیارہ ساتھیوں کے ساتھ اپنے دو ملازموں کو بھی اس طرح پر پیک کیا کہ ہم حیران و ششدر رہ گئے۔ ہمارے بیٹھے ہوئے دوست باقیوں کے لئے نرم سیٹوں کا کام دینے لگے۔ بعض کا تو سانس بھی رکا جاتا تھا بہرحال جونہی ہماری جیپ یہاں سے روانہ ہوئی تو گلگت سے چند میل دور ہم نے دریائے ہنزہ کے ساتھ ساتھ شمال کا رُخ کیا۔ کئی میلوں تک ریت ہی ریت نظر آئی۔ بلند عمودی چٹانیں بنجر اور خشک ہیں میلوں تک پانی کا نشان نہیں ملتا۔ برہنہ پہاڑ کسی متکبر دیو کی مانند اتراتے نظر آتے ہیں۔ سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی سڑک پر ہماری جیپ جا رہی تھی۔ دو گھنٹے کے بعد ہم نومل پہنچ گئے۔ نومل کے گرد و نواح میں خوبانی اور سیب کے بہت سے باغات ہیں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔ یہاں سے ایک سڑک نلتر کو بھی جاتی ہے جو کہ ۸۰۰۰ فٹ کی بلندی پر جنگلات اور برفانی چوٹیوں میں گھری ہوئی نہایت خوبصورت جگہ ہے گلگت ایجنسی کا یہی ایک صحت افزا مقام ہے۔ حکام اور اعلےٰ افسران موسم گرما یہیں گزارتے ہیں۔ یہاں ایک قسم کا شکاری جانور مارخور بھی کثرت سے ہوتا ہے۔ اس کا شکار حکام کے لئے خاص کشش کا باعث ہے۔ یہ جانور شکل و شباہت میں گائے کے مشابہ مگر جسامت میں بڑے بکرے کی طرح ہوتا ہے۔

ہم نے دوسرے دن نومل سے پیدل سفر شروع کیا۔ نومل سے کچھ فاصلہ پر نلتر کی طرف سے آنے والا برفانی نالہ دریائے ہنزہ میں گرتا ہے۔ چاندی کی طرح سفید پانی بڑے بڑے مہیب پتھروں سے ٹکراتا ہوا آتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ ندی کا اس قدر شور ہے کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ اس ندی سے آگے پھر وہی بنجر اور بے آب و گیاہ علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ ۹ گھنٹے تک ہم سخت گرمی اور دھوپ میں سفر کرنے کے بعد جونہی چھلت (CHALLAT) میں پہنچے تو یوں محسوس ہوا کہ دنیا کی سب نعمتیں ہمیں میسر آگئی ہیں۔ یہاں پر خوبانی۔ سیب اور توت بکثرت ہے عوام میں جہالت نمایاں ہے یہاں اردو سمجھنے والے بہت کم لوگ نظر آتے ہیں۔ یہ علاقہ نگر سٹیٹ کے ماتحت ہے یہاں کا تہذیب و تمدن میر آف نگر کی لاپرواہی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ یہاں میر آف نگر کا خوبصورت محل ہے اور وسیع و عریض باغ بھی جبکہ گردو نواح میں عوام الناس کس مپرسی کی حالت میں زندگی کے لمحات کاٹ رہے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا یہاں پر ایک پرائمری سکول کھولا گیا ہے مگر عوام الناس اپنے بچوں کو سکول بھیجتے ہوئے کتراتے ہیں۔

چھلت سے چند میل دور ریاست ہنزہ کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ ہنزہ تک ۳۷ میل کا یہ سفر ہم نے دو دنوں میں طے کیا۔ راستے میں سکندر آباد۔ حسین آباد میون مشگر۔ مرتضیٰ آباد۔ علی آباد۔ حسن آباد۔ حیدر آباد اور بلتت کی خوبصورت بستیاں آباد ہیں۔ سکندر آباد کے قریب دریائے ہنزہ پر بڑا خوبصورت معلق پل ہے پل کا وزن بجائے ستونوں پر ڈالنے کے تاروں کے بڑے مضبوط موٹے موٹے رسوں پر ڈالا گیا ہے۔ اس علاقہ میں زیادہ تر اسی قسم کے پل ہیں۔ ہم سبزہ وادیوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے حسن آباد پہنچے۔ یہاں بکثرت باغات پائے جاتے ہیں خوبانی اور سیب اس قدر ہے کہ یہاں میٹھے اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ہم سارا راستہ جی بھر کر سیب اور خوبانی سے سیر ہوتے رہے اس جنت نظیر علاقہ کے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ سڑک پر چھوٹے چھوٹے خوبرو بچے سیب اور خوبانی کی تھیلیاں بھرے ہمارے استقبال کو کھڑے ہوتے۔ مہمان نوازی کے اس جذبہ سے متاثر ہو کر ہم کچھ نہ کچھ ضرور لے لیتے تاکہ ان کی دل شکنی نہ ہو۔ یہ بچے بڑے ادب اور تعظیم سے پیش آتے ہیں مگر ہمارے بچوں کی نسبت ان کو سلام کہنے یا جواب دینے کی عادت کم ہے۔ بچے ہشاش بشاش اور صحت مند نظر آتے ہیں۔ قدرت نے سیبوں کا سرخ و سپید رنگ یہاں کے بسنے والوں کو بھی عطا کیا ہے۔ بادلِ نخواستہ اس بستی کو چھوڑتے ہوئے ہم میون (MEUN) کے بنگلہ میں پہنچے۔ یہاں کے بچوں کے لئے ہماری جمعیت تفریح کا سامان تھی خصوصاً کھانا پکانے والوں کے ارد گرد تو ہجوم سا رہتا۔ بچے رضاکارانہ طور پر ہمارے ساتھیوں کا ہاتھ بٹاتے رہے۔

ہم میون سے علی الصبح ہنزہ کے لئے روانہ ہوئے تھے کیونکہ اس دن کا سفر کافی لمبا تھا ہم دریائے ہنزہ کے ساتھ ساتھ بلند پہاڑوں کے درمیان تنگ وادی کو طے کرنے چلے گئے۔ راکاپوشی پہاڑ کی برفانی چوٹی سفید لباس اوڑھے دیو کی مانند نظر آتی۔ راکاپوشی جس کا مطلب برف کی دیوی ہے کو دوامی بھی کہتے ہیں۔ اس سر بفلک چوٹی کی بلندی ۲۵۵۵۰ فٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے جبکہ دنیا کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ ۲۹،۶۱۰ فٹ ہے۔ اب ہم بڑے خوبصورت اور سرسبز علاقہ میں سفر کر رہے تھے۔ جگہ جگہ برفانی ندیاں دلکش آبشاریں، گھنے اور طویل قامت درخت، خوبصورت باغات اور ٹھنڈے چشمے عجائبات قدرت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ہم شگر، مرتضےٰ آباد اور حسن ابدال کی بستیوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے علی آباد کے ریسٹ ہاؤس میں پہنچ گئے علی آباد سے آگے ہنزہ سٹیٹ کی دو اور خوبصورت بستیاں حیدر آباد اور بلتت ہیں بلتت میں میر آف ہنزہ کا خوبصورت محل اور پُرانی وضع کی ایک عدالت ہے جہاں وہ روزانہ بر سر عام فیصلے کرتا ہے۔

ہنزہ ایک نہایت پُر امن ریاست ہے لوگ بڑے اطمینان سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ ریاست ۱۰۰ میل لمبے اور نصف میل چوڑے علاقے میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے بالمقابل دریا کے دوسری طرف نگر سٹیٹ ہے۔ اس سارے علاقہ میں گیارہ چوٹیاں ۱۸ ہزار تا ۲۰ ہزار فٹ۔ سات چوٹیاں ۲۰،۵۰۰ تا ۲۲،۰۰۰ فٹ۔ چھ چوٹیاں ۲۲ ہزار سے ۲۴ ہزار فٹ تک۔ اور آٹھ چوٹیاں ۲۴ ہزار تا ۲۶ ہزار فٹ بلند ہیں۔ گلگت اور ہنزہ کی سب چھوٹی بڑی چوٹیوں کی تعداد ۲۰ ہزار کے قریب ہے۔ گلگت سے ہنزہ تک ۶۲ میل کا یہ راستہ دنیا کے مشکل ترین اور انتہائی پُرخطر راستوں میں سے ہے مگر ہنزہ سے آگے کاشغر تک راستہ اور بھی زیادہ کٹھن ہے صرف ٹٹو اور خچر جا سکتے ہیں بہت ہی تنگ گھاٹیاں ہیں۔ بعض جگہ دریا کا پانی تارے کی طرح ٹمٹماتا ہوا نظر آتا ہے۔ اسی علاقہ میں راکاپوشی اور ماربل کی ناقابلِ تسخیر چوٹیاں ہیں جن کی بلندی ۲۵،۵۵۰ اور ۲۳،۱۰۰ فٹ ہے۔

ہنزہ کے عوام بڑے مہمان نواز، جفاکش صحتمند اور مہذب ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ نسلاً یونانی ہیں اور بعض کا کہنا ہے کہ ان کے آباؤ اجداد فارس اور عرب ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ کچھ لوگوں کے خد و خال چینی اور منگولی نسل سے بھی ملتے ہیں۔ اغلب خیال ہے کہ یہ لوگ بنی اسرائیل کے ان قبائل کی نسل سے ہوں گے جو دشمن قوم کے مظالم سے تنگ آ کر یہاں پناہ گزیں ہوئے (کیونکہ یہ لوگ اپنا مغرب کی طرف سے آنا تسلیم کرتے ہیں) ہنزہ کی عورتیں سُرخ چھینٹ کا لباس پسند کرتی ہیں۔ سر پہ عموماً سُرخ پھول دار کاڑھی ہوئی ٹوپی پہنتی ہیں۔ پردہ کا رواج نہیں ہے مگر جونہی کسی اجنبی کو دیکھتی ہیں تو اپنے چہروں کو ڈھانپ لیتی ہیں یا ہاتھ چہرے پر رکھ کر دوسری طرف منہ کر لیتی ہیں۔

ہنزہ کی زبان بوروشکسی کہلاتی ہے جو گلگت کی زبان "شینا" سے بالکل مختلف ہے۔ ہر دو علاقوں میں اُردو بھی سمجھی اور بولی جاتی ہے جبکہ ان دونوں علاقوں کے درمیان چھلت میں لوگوں کی زبان کھچڑی کی مانند ہے اور لوگ اردو بھی نہیں سمجھتے اس لئے سیاحوں اور مسافروں کو بہت زیادہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے بوروشکسی زبان صرف بولی جاتی ہے لکھنے کا رواج نہیں۔ آجکل ایک شاعر نصیر نامی کا منظوم کلام جو مذہبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوعیت کا ہے عربی رسم الخط میں لکھا گیا ہے۔ یہ نوخیز شاعر بہت مقبول ہے اور اس کا نام ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر ہے۔

یہاں کے لوگ اسماعیلی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں (اس فرقہ کا سربراہ پرنس کریم آغا خاں ہے) جبکہ اس کے بالمقابل نگر سٹیٹ میں کٹر شیعہ اثنا عشری ہیں۔ (یہ فرقہ ۱۲ اماموں کا قائل ہے۔ عقائد کے اختلاف کیساتھ ساتھ دونوں ریاستوں کے عوام کے درمیان دیرینہ خاندانی دشمنیاں بھی ہیں باوجودیکہ ہر دو ریاستوں کے سربراہوں نے عوام کے اختلافات دور کرنے کی خاطر آپس میں رشتہ ناطہ کیا ہوا ہے مگر پھر بھی عوام کے درمیان نفرت کے جذبات ہیں اور اختلافات کی خلیج اسی طرح حائل ہے جس طرح پہلے تھی۔ اسماعیلیوں نے یہاں پر جگہ جگہ خوبصورت جماعت خانے بنائے ہوئے ہیں جن میں اسماعیلیوں کی مذہبی اور سماجی مجالس منعقد ہوتی ہیں۔ جماعت خانوں میں تکلفات بالکل گرجاؤں کی طرح ہیں۔ آرائشی اور بناؤ سنگار کے سامان کے علاوہ ایک کرسی اور ایک طنبور خاص طور پر جماعت خانے کی زینت ہیں۔ کرسی پر سوائے امام حاضر (آغا خاں) کے اور کسی کو بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے۔ آغا خاں ریاست کی اقتصادی اور تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کی بہت کوشش کر رہے ہیں۔

ہنزہ کے عوام بہت خوشحال ہیں لوگوں کا آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا۔ کوئی پولیس نہیں اور نہ کوئی مجرم۔ ہر گاؤں میں چند بڑی عمر کے آدمی مل کر جمہوری طریق پر ایک سربراہ چن لیتے ہیں جسے وہاں کی زبان میں ارباب (نمبردار) کہتے ہیں۔ عام طور پر جھگڑوں کا فیصلہ ارباب کرتا ہے۔ اگر وہ فیصلہ نہ کر سکے تو میر ہنزہ کو فون کے ذریعہ اطلاع دیتا ہے چنانچہ وہ کھلی عدالت میں اس کا فیصلہ کر دیتا ہے۔ میر ہنزہ کا حکم اور فیصلہ ہر ایک کے لئے واجب العمل ہے۔ ہنزہ کو جہاں کئی اور باتوں میں منفرد حیثیت حاصل ہے وہاں یہ بھی بڑی عجیب بات ہے کہ میر ہنزہ صرف فون سے حکومت کرتا ہے۔ ہر گاؤں کا نمبردار روزانہ اطلاعات میر ہنزہ کو پہنچاتا ہے۔ اور میر صاحب اپنے احکامات فون کے ذریعہ سے ہی جاری کرتے ہیں تجارت عموماً تبادلہ جنس کے طور پر ہوتی ہے۔ لوگ اجناس اور پھل دے کر اپنی ضرورت کی اشیاء تاجروں سے حاصل کرتے ہیں۔

اکثریت زراعت پیشہ لوگوں کی ہے زرعی زمین بہت تنگ ہے کسی شخص کو زمین فروخت کرنے کی اجازت نہیں میر صاحب کا حکم ہے کہ دو سے زیادہ بچے نہ ہوں۔ وراثت میں زمین صرف مردوں کو ملتی ہے عورتیں زمین کے علاوہ دوسری اشیاء کی وارث ہوتی ہیں۔ ریاست کی آبادی رقبہ کے لحاظ سے زیادہ ہے چنانچہ یہاں سے گلگت کی طرف آبادی کو منتقل کیا گیا ہے۔ ریاست کا سب سے بڑا زمیندار میر ہنزہ ہے جس کی زمین ۱۳۰۰ ایکڑ ہے جو کہ مزارعین کو دی گئی ہے اس کے بدلہ میں وہ میر صاحب کو پھل پیش کرتے ہیں۔ عورتیں کھیتی باڑی اور پھل توڑتی ہیں مردوں کے دوش بدوش کام کرتی ہیں۔ بلتت کی طرف سے ایک سیمین بدن ندی سڑک کے ساتھ ساتھ آتی ہے جو میر ہنزہ نے آبپاشی کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیار کروائی ہے کھیتی باڑی کے لئے پانی مفت مہیا ہوتا ہے۔ بلتت میں میر آف ہنزہ کا محل ہے۔ یہ بستیاں ۸ ہزار فٹ کی بلندی پر ہیں۔ بلتت کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ میر ہنزہ نے بلتستان کے راجہ کی لڑکی سے شادی کا پیغام بھیجا تو راجہ نے اپنے بعض معتمدین کو یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ دیکھیں ہنزہ میں شہزادی کے شایانِ شان کوئی محل ہے۔ جب انہوں نے راکا پوشی پہاڑ پر چڑھ کر دیکھا تو یہاں کوئی ایسا محل نہ پایا چنانچہ راجہ نے اپنے معمار اور مزدور بھیج کر محل تعمیر کروایا۔ اس طرح پر اس جگہ کا نام بھی بلتت پڑ گیا ہنزہ میں شادی بیاہ اور منگنی کی رسمیں بالکل سادہ ہیں۔ موسم سرما شروع ہونے سے قبل بیاہ کئے جاتے ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو عام اجازت ہے کہ وہ اپنی پسند اور ناپسندیدگی کا اظہار کریں۔

یہ جنت نظیر علاقہ بالکل منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ پھل یہاں ہے۔ خوبانی سیب، اخروٹ، بادام، پستہ، ناشپاتی، انار، انگور اور توت بکثرت ہوتے ہیں۔ مکئی، گندم، آلو، پوست (افیون) تمباکو، چرس، چاول کی پیداوار بھی ہوتی ہے۔ جنگلات بہت کم ہیں۔ قریبی پہاڑوں میں سنگِ مرمر اور ابرق بھی پائی جاتی ہے۔

ہماری پارٹی تین ہفتے کی سیر و سیاحت کے بعد جیپوں کے ذریعہ گلگت واپس آئی۔ یہاں دو دن قیام کرنے کے بعد ہم نے دو جیپیں کرایہ پر لیں۔ چلاس ہوتے ہوئے وادی کاغان کی طرف روانہ ہوئے

دن بھر کے سفر کے بعد رات کو ۸ بجے بابوسر پہنچے۔ یہ جگہ گلگت کی ریاست میں ہی واقع ہے۔ یہ علاقہ گھنے جنگلات اور سبزہ سے ڈھکا ہوا ہے۔ چیل، دیودار، اور شاہ بلوط کے درخت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ یہاں پر رات سخت سردی میں گزاری۔ دوسرے دن علی الصبح پھر سفر پر روانہ ہوئے۔ چنانچہ ناران کاغان پارس اور ایبٹ آباد میں قیام کرتے ہوئے ہم بخیریت ربوہ واپس پہنچے۔ الحمد للہ کہ ہمارا یہ سفر بڑا ہی پُر لطف رہا اور ہم نے اس پر اسرار علاقہ کی سیر کی جس کا شوق مدتوں سے دل کو بے چین کئے ہوئے تھا۔

اطفال کا دینی نصاب

کامیابی کی راہیں (با تصویر)

پہلا حصہ (ستارۂ اطفال) ۳۰ پیسے دوسرا حصہ (ہلال اطفال) ۵۰ پیسے تیسرا حصہ (قمر اطفال) ۷۵ پیسے چوتھا حصہ (بدر اطفال) ۷۵ پیسے۔ اور مکمل سیٹ صرف دو روپے ہیں۔

گول بازار ربوہ کے دکانداروں کے علاوہ دفتر مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ سے مل سکتا ہے۔ قائدین مجالس، ناظمین اور مربیان اطفال، والدین اور اطفال خود بھی کوشش کریں کہ ہر احمدی گھرانے میں یہ سیٹ جلد سے جلد پہنچ جائے۔ وی۔پی۔پی کے ذریعہ سے یہ کتب آپ کے گھر پہنچ جائیں گی۔ آج ہی ایک کارڈ لکھ دیجئے۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سفر ـــــ میرے تاثرات

(ظفر محمود خان ابن قاضی عبدالرشید صاحب راولپنڈی)

مجھے اس سال اپریل کے مہینہ میں اپنے والد محترم کے ہمراہ سیالکوٹ اور نارووال کے علاقہ میں سفر پر جانے کا اتفاق ہوا۔ دریائے راوی پر بھی گیا اور دریا کا پانی کم ہونے کی وجہ سے دریا میں نہانے کا بھی موقع ملا۔ بے شک دریا کی سیر اور پھر دریائی پرندوں کا پانی کے اوپر اُڑنا اپنے اندر ایک خاص کشش رکھتا ہے۔ پھر راوی کے کنارے نیل گائے بھی کثرت سے پائی جاتی ہے یہ سب چیزیں ہم جیسے بچوں کے دلوں پر اثر انداز ہوتی ہیں مگر جس بات کا اس سفر کے دوران میرے دل پر خاص اثر ہوا وہ یہ ہے۔

ہم سیالکوٹ کے سٹیشن سے اُتر کر بازار میں گئے اور وہاں کسی احمدی کی دکان کا پتہ کیا۔ کیونکہ اس سے قبل ہم سیالکوٹ نہیں گئے تھے۔ ہمیں بازار میں دو تین احمدی دکان دار قریب ہی مل گئے اُن سے والد صاحب نے اس خاص مسجد کا پتہ معلوم کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جوانی کے ایام میں رہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس احمدی دوست کا بھلا کرے اس نے اپنا لڑکا ہمارے ساتھ کر دیا جو ہم کو وہاں چھوڑ آیا۔ ہم نے اس مسجد میں جا کر نماز ادا کی اور درد دل سے دعائیں کیں۔ اور حضور علیہ السلام کا رہائشی کمرہ بھی دیکھا۔ اور وہ شہ نشین بھی دیکھا جہاں حضور تشریف رکھتے تھے اور ذکر الٰہی فرماتے تھے۔ میرے دل نے اس مسجد میں جا کر ایک نہ بھولنے والا عجیب اثر قبول کیا جس کو ساری عمر نہیں بھول سکوں گا۔ اس کے بعد والد صاحب اپنے پرانے گاؤں فیض اللہ چک کے ایک احمدی رشتہ دار جناب رحمت اللہ صاحب شاکر کا مکان تلاش کرنے کی غرض سے پھر سٹیشن کی طرف آ گئے۔

ایک آدھ گھنٹہ کی تلاش کے بعد مکان مل گیا۔ شاکر صاحب بہت ہی محبت سے پیش آئے۔ وہاں میں نے ایک بزرگ کا فوٹو دیکھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اصحاب میں سے تھے۔ میں نے والد صاحب سے بڑے شوق سے ان کے حالات سُنے جو مختصر طور پر درج ذیل کرتا ہوں۔

حضرت حافظ نور محمد صاحب جو جناب رحمت اللہ صاحب شاکر کے والد تھے فیض اللہ چک ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ حافظ صاحب اپنے باپ کے اکلوتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیٹے تھے۔ اوائل عمر سے بہت نیک تھے۔ حدیث اور قرآن کریم کے عاشق تھے۔ فیض اللہ چک کا کوئی بوڑھا۔ جوان بچہ مرد اور عورت ایسا نہ رہا جس کو حافظ صاحب نے ترجمہ سے قرآنِ کریم نہ پڑھا دیا ہو۔ کسی سے کبھی سوال نہیں کرتے تھے۔ گھر کا سارا کام خود کرتے باہر سے بھینس کا چارہ خود لاتے۔ تہجد کے علاوہ پانچوں وقت مسجد میں نماز پڑھاتے۔

صبح کی نماز کے بعد دس بجے تک درسِ قرآن عورتوں کو دیتے پھر ظہر کے بعد مردوں کو قرآن پڑھاتے تمام گاؤں والوں کی تیمار داری فرماتے اور بیوگان کا حال دریافت کرتے رہنا اور وعظ و نصیحت آپ کا مشغلہ تھا۔

آپ نے اندازاً سو سال کی عمر پائی اور ۱۹۴۶ء میں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن قادیان میں فوت ہوئے اور قطعہ صحابہ خاص بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ والد صاحب نے بتایا کہ حضرت حافظ صاحبؓ ۱۸۸۰ء میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حافظ صاحبؓ فرمایا کرتے تھے کہ گو ہم نے ۱۸۸۰ء میں ہی بیعت کے لئے درخواست کی تھی مگر حضور نے فرمایا کہ ابھی نہیں۔ ہم کو حضور کی ملاقات کا اس قدر شوق ہوتا تھا کہ رات کو کھیتوں میں ہل چلایا کرتے تھے تاکام کا حرج نہ ہو اور پچھلے پہر قادیان چلے جاتے اور صبح کی نماز حضور کے ساتھ پڑھ کر واپس آجاتے۔ قرآنِ کریم جب حفظ کیا تو ساتھ ساتھ ہل چلاتے جاتے تھے۔

سچ ہے کہ حضرت حافظ نور محمد صاحب فیض اللہ چک کے لئے ایک چراغ کی حیثیت رکھتے تھے جو ۱۹۴۶ء میں جلسہ سالانہ کے ایام میں بجھ گیا اور اس کے سات ماہ بعد فیض اللہ چک بھی اُجڑ گیا۔

میرے دل پر والد صاحب سے یہ حالات سنکر ایک گہرا اثر ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب بچوں کو ان بزرگ ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ایک انعامی مقابلہ

بچوں کے لئے ضروری اعلان

۱۔ سب اطفال اس مقابلہ میں حصہ لے سکتے ہیں۔

۲۔ مقابلے میں شمولیت کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۲ء ہے۔

۳۔ مقابلے میں داخلے کی کوئی فیس نہیں۔

۴۔ مقابلے کا عنوان "کامیابی کی راہیں" ہوگا۔

۵۔ مقابلے کی تفصیل یہ ہے کہ کتب "کامیابی کی راہیں" کے متعلق ایک بہترین اشتہار کا مسودہ تیار کریں جو مختلف اخبارات اور رسائل میں شائع کروایا جاسکے۔

۶۔ مقابلے میں اوّل آنیوالے کو شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے انعام دیا جائے گا۔

اس اشتہار کا نمونہ مع درخواست مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کو ۳۱ دسمبر ۶۲ء تک بھجوا دیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلی تنخواہ

نصیرہ نور
بنت
نور احمد صاحب منیر سنوری
راولپنڈی

"امّی۔ امّی سنو تو میری بات!" ننھے ندیم نے بیمار ماں کا بازو ہلاتے ہوئے کہا۔ "ہاں امّی جب مَیں بڑا ہو جاؤں گا تو تمہارے لئے بہت سا روپیہ کما کر لایا کروں گا۔ پھر تمہیں کام کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہو گی۔ ہم گھر میں آرام سے رہا کریں گے۔ پھر تو تُو ٹھیک بھی ہو جائے گی۔ امّی کیوں ٹھیک ہے نا! ننھے ندیم نے سوالیہ نگاہوں سے ماں کی طرف دیکھا۔

ماں جو کہ بخار کی وجہ سے تپ رہی تھی چہرے پر ہلکی سی مُسکراہٹ لا کر بولی ہاں میرے لال جب تُو بڑا ہو جائے گا تو بہت بڑا آدمی بن جائے گا لیکن پہلے جلدی جلدی پڑھ تو لے۔ ننھے ندیم نے ماں کی ادھوری بات کو کاٹ کر کہا "امّی وہ جو میرا دوست نعیم ہے نا جس کے ابّا کے پاس کار بھی ہے اس کے ابّا کی طرح میرے ابّا کدھر ہیں امّی! کیوں نہیں بتاتی۔ میرے ابّا جان کدھر چلے گئے ہمیں چھوڑ کر۔ مجھے جلدی بتائیں ابھی جا کر ابّا کو لاؤں پھر وہ مجھے بھی نعیم کے ابّا کی طرح چھوٹی سی کار لے کر دیں گے پھر تُو بھی ٹھیک ہو جائے گی۔ ماں ننھے ندیم کی ان پیاری پیاری اور معصوم باتوں کو سُنکر خاموش ہو جاتی وہ کیا بتاتی کہ اس کے ابّا کہاں گئے۔ کبھی خیال کرتی کہ بتا دے وہ تو اللہ کو پیارے ہو گئے لیکن پھر خود ہی سوچتی نہیں نہیں میرے بچّے کے دل کو ٹھیس لگے گی پہلے ہی وہ اتنا حساس ہے۔ یہ سوچ کر جواب دیتی بیٹا تیرے ابّا بہت دور تیرے لئے اچھی اچھی چیزیں لینے گئے ہیں جب تُو بڑا ہو جائے گا تو خود ہی آجائیں گے۔

"اچھا امّی" ننھا ندیم اتنا کہہ کر خاموش ہو جاتا۔

ماں اور ندیم کی زندگی یونہی گذرتی جا رہی تھی۔ ماں روزانہ معمول کے مطابق سیٹھ یوسف کی کوٹھی میں کام کرنے چلی جاتی اور ندیم رات کی بچی ہوئی سوکھی ہی روٹی کھا کر سکول پڑھنے چلا جاتا۔

ندیم کلاس میں بھی کافی لائق تھا تمام لڑکے اس کی عزّت کرتے تھے وہ اپنے ہم کلاس لڑکوں سے بھی اسی طرح کی معصومانہ باتیں کرتا رہتا اور تقریباً تخیلاتی دنیا میں کھویا کھویا سا رہتا۔ بعض اوقات سوچتے سوچتے وہ کلاس میں ہی چونک پڑتا۔ امّی! مَیں تیرے لئے سب کچھ کروں گا پھر تجھے نوکری کرنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت نہیں پھر تجھے کوئی بھی جھڑکیاں نہیں دے سکے گا۔ میں کماؤں گا۔ لڑکے اس کی باتوں پر خوب ہنستے اور کہتے کہ اسے اچانک بیٹھے بیٹھے کیا ہو جاتا ہے۔ دو تین دفعہ تو ماسٹر صاحب نے بھی اسی بات پر اسے تنبیہ کی لیکن وہ اپنی تخیلاتی دنیا سے واپس نہ آسکا۔ زندگی اپنی ڈگر پر یونہی رواں دواں تھی۔ ماں اور ندیم غریبی اور بے کسی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ ندیم نے مڈل کا امتحان بھی اچھے نمبروں میں پاس کر لیا۔ ماں اپنے تمام غم ندیم کو پھلتے پھولتے دیکھ کر بھولتی جا رہی تھی اور اس کی تمام امیدیں اس کے ساتھ ہی وابستہ تھیں۔

ندیم نے غریبی کی حالت میں ہی میٹرک کا امتحان بھی اچھے نمبروں سے پاس کر لیا۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد ندیم کی ماں میں اتنی ہمت نہ رہی کہ وہ ندیم کو مزید تعلیم دلا سکے کیونکہ ایک تو غموں کی وجہ سے نڈھال دوسرا عمر کا تقاضہ اور دن بدن اس کی صحت گرتی جا رہی تھی۔ اس نے ندیم سے کہا کہ بیٹا اب تم ماشاءاللہ سمجھدار ہو گئے ہو نوکری کی فکر کرو میرے میں تو اتنی ہمت نہیں کہ آئندہ تمہاری تعلیم جاری رکھ سکوں۔

ندیم نے وفادار بیٹے کی طرح ماں کے حکم کے آگے اپنا سر تسلیم خم کر دیا۔ امی اب تجھے کام کرنے کی ضرورت نہیں تجھے آرام کی ضرورت ہے دیکھ اب تیرا ندیم کتنا بڑا ہو گیا ہے۔ میں تیرے لئے بہت کماؤں گا ماں اپنے دلیر بیٹے کو دیکھ کر پھولا نہ سماتی۔

میٹرک کے بعد ندیم نے نوکری کی تلاش میں کونہ کونہ چھان مارا لیکن رشوت دینے کے لئے روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ کسی جگہ بھی کامیاب نہ ہو سکا۔

آخر بڑی جدّ وجہد اور ماں کی دعاؤں کے طفیل وہ ایک مِل میں ملازم ہو گیا۔ ماں اور ندیم کو بہت خوشی ہو رہی تھی۔ ندیم ہر روز تاریخ دیکھتا اور ماں سے کہتا ماں بس اب اتنے دن رہ گئے اب تو بہت تھوڑے دن رہ گئے مجھے تنخواہ ملنے میں۔

آخر وہ دن بھی آ گیا کہ جس دن ندیم نے تنخواہ لینے جانا تھا۔ اپنی پہلی تنخواہ۔ وہ آج رات بھر جاگتا رہا اور تمام رات سوچتا رہا کہ اتنے پیسوں سے وہ یہ کرے گا وہ وہ کرے گا وغیرہ۔ اور آج صبح تو وہ معمول سے پہلے ہی اٹھ گیا تھا جب وہ صبح اٹھا تو اسکی ماں ابھی تک سو رہی تھی۔ اس نے ضعیف اور بیمار ماں کو اٹھاتے ہوئے کہا امی اٹھو جلدی اٹھو تمہیں کیا معلوم ہے کہ آج کونسی تاریخ ہے اور پھر دوبارہ خود ہی بول اٹھا آج مہینے کی پہلی تاریخ ہے آج مجھے تنخواہ ملے گی۔ میری پہلی تنخواہ بہت سے پیسے۔ آج میں اور تو کتنے خوش ہیں۔ ہمارا قرض بھی اتر جائے گا۔ میں اپنے لئے اور تیرے لئے اچھے اچھے کپڑے بناؤں گا اور باقی حساب بعد میں دیکھا جائے گا۔

ماں نے بھی خوشی کے آنسوؤں اور دعاؤں کے ساتھ ندیم کو پہلی تنخواہ لینے کے لئے رخصت کر دیا۔ آج وہ دوسرے ملازمین کی نسبت دفتر بھی پہلے ہی پہنچ گیا تھا۔ گھڑی گھڑی وقت دیکھتا اور پھر سوچتا وہ لمحہ کتنا خوش نصیب ہو گا جبکہ افسر میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ میں بہت سی رقم دے گا۔ آج میری ماں بھی تو شدت سے میرا انتظار کر رہی ہوگی۔ اسی تانے بانے میں گھڑیال نے دس بجا دئے وہ اچانک اپنی تخیلاتی دنیا سے واپس آگیا اور ہیڈ مینیجر نے تنخواہ تقسیم کرنی شروع کی اور ندیم نے بھی اپنی پہلی تنخواہ کو بخوشی حاصل کیا۔ آج تو وہ حد سے زیادہ خوش تھا۔ خوشی بھی کیوں نہ ہوتی آج اس نے اپنی محنت کا معاوضہ جو وصول کیا تھا۔

چھٹی ہوتے ہی وہ سیدھا گھر کی طرف روانہ ہو گیا آج وہ بہت خوش تھا سوچ رہا تھا آج وہ ماں کو پہلی تنخواہ دے گا ماں اتنے سارے پیسے دیکھ کر کتنا خوش ہوگی۔ وہ سڑک پر اپنے خیالوں میں گم اس طرح تاج محل بناتا ہوا جا رہا تھا کہ اچانک پیچھے سے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا اسنے مڑ کر دیکھا تو وہ اس کا ایک پرانا کلاس فیلو تھا۔ جس کا نام سلیم تھا۔ یہ مدت کے بعد آج اسے ملا تھا یہ کسی زمانہ میں اس کا بہت گہرا دوست ہوتا تھا۔ علیک سلیک کے بعد اس نے بتایا کہ اسنے اپنی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کر دی ہے اور گو اسے دنیوی ترقی کے کئی مواقع حاصل تھے لیکن وہ اب ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ سلیم نے اسے بھی تحریک کی کہ وہ بھی اپنی زندگی دین کے لئے وقف کر دے لیکن جب ندیم نے اپنے حالات اسے بتائے تو وہ خاموش ہو گیا۔ جب ندیم نے بتایا کہ آج وہ ہزار ہا ارمانوں کے ساتھ اپنی پہلی تنخواہ لے کر اپنی والدہ کے پاس جا رہا ہے تو سلیم کہنے لگا

میرے دوست یہ درست ہے کہ تمہارے حالات زندگی وقف کرنے کی اجازت نہیں دیتے لیکن کم از کم تم یہ تو کر سکتے ہو کہ اپنی پہلی تنخواہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کے مطابق خدمتِ دین کے لئے پیش کر دو۔ تمہاری ضرورتیں اور مجبوریاں بجا لیکن اسلام کی ضرورت کو ہمیں بہرحال مقدم رکھنا چاہیئے۔

سلیم کی اس تحریک پر ندیم گہری سوچ میں غرق ہو گیا ایک طرف اپنا قرض اور دیگر تمام ضروریات اسے نظر آ رہی تھیں اور دوسری طرف سلیم کی تحریک کو نظر انداز کرنے کو بھی جی نہ چاہتا تھا وہ سوچتا رہا اور بہت سوچتا رہا۔ آخر اسنے ایک فیصلہ کر لیا اور وہ فیصلہ یہ تھا کہ پہلی تنخواہ اسے اسلام کی خدمت کے لئے ہی پیش کر دینی چاہیئے۔ وہ جلد جلد قدم اٹھا کر اپنے گھر گیا اپنی تنخواہ اپنی ماں کے قدموں میں رکھ دی اور ساتھ ہی اپنی خواہش اور فیصلہ بھی پیش کر دیا۔ نیک بخت ماں نے اپنے بیٹے کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیر کر کہا! میرے نیک اور ہونہار بیٹے! میں تمہارے فیصلہ پر بہت ہی خوش ہوں تم شوق سے یہ تنخواہ خدمتِ دین کے لئے چندہ میں دیدو۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اس فعل سے اتنا خوش ہوگا کہ وہ تمہیں بے انتہاء برکت دیگا اور ہماری سب ضرورتوں کو آپ پورا کر دے گا۔ انشاء اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر حال میں شکر

جناب عبدالحمید صاحب شوقؔ۔ لاہور

تکلیف ہو راحت ہو کہ تنگی ہو یا آرام ※ ہر حال میں ہو شکر نہ ہو شکوۂ ایام
اسلام کی تبلیغ میں دن رات کرو ایک ※ ہر منکرِ اسلام کو دو دعوتِ اسلام
دشمن نے جلائی تو ہے پر کود پڑو تم ※ پھر آتشِ نمرود میں اللہ کا لے نام
نیکی سے تمہیں پیار ہو نفرت ہو بدی سے ※ یوں زندگی کٹ جائے تو پھر نیک ہے انجام
ناراض ہو سو بار مگر حد سے نہ بڑھنا ※ غصہ ہو مگر لب پہ نہ آئے کبھی دشنام
جو کام کرو مدِ نظر اس کی رضا ہو ※ پھر اپنے مقاصد میں نہ ہو گے کبھی ناکام
ملتی نہیں تسکین زمانے میں کسی کو ※ ہاں جس کا خداوند ہو محبوب و دلآرام
محروم نہیں نورِ بصیرت سے اگر تو ※ اس دورِ ضلالت میں ہے کیوں منکرِ الہام
کرتا ہے کلام اپنے وفادار سے ہردم ※ کہتا ہے نہ کر فکر مرے بندۂ بے دام
جب غم سے ہو تکلیف ہی تکلیف سراسر ※ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا سے آجاتا ہے آرام
مذہب کو بناتے ہو سیاست کا اکھاڑہ ※ اے واعظو! کیوں کرتے ہو اسلام کو بدنام

اے شوقؔ نہ عرفان کسی کو ہو خدا کا
روشن نہ زمیں پر ہو اگر نیّرِ الہام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کا دائمی مرکز —— قادیان

(منصور احمد عمر)

عزیز بچو! آج سے تقریباً سترہ سال قبل ایک واقعہ ہوا تھا —— بہت ہی اہم واقعہ —— ! وہ واقعہ یہ تھا کہ ہمیں ہماری پیاری بستی قادیان سے مجبوراً نکلنا پڑا —— ہمیں قادیان سے نکلنے کا اتنا غم کیوں ہے —— ؟ ہر احمدی کی زبان پر قادیان کا نام بار بار کیوں آتا ہے —— ؟ قادیان ہمیں بھلائے بھی بھولتا کیوں نہیں —— ؟ قادیان ہمیں اتنا محبوب کیوں ہے —— ؟ عزیز بچو! اسکی وجہ یہ ہے کہ قادیان اس مقدس وجود کا مولد و مدفن ہے جسے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت اور ترقی کے لئے مبعوث کیا۔ یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو قادیان کی بستی میں ۱۸۳۵ء میں حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے گھر میں پیدا ہوئے اور خدا تعالیٰ نے آپ کو سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ السلام کا نائب یعنی مہدی اور مسیح موعود بنایا تاکہ مسلمانوں کو اپنے آقا (صلے اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم یاد دلائے اور انکو حقیقی مسلمان بنائے نیز ساری دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے پیغام کو پہنچا کر ساری دنیا کو مسلمان بنائے اور سب لوگ ہی سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنے والے، قرآن پاک کی تعلیم پر عمل کرنے والے حقیقی مومن اور سچے مسلمان بن جائیں۔ ہماری پیاری بستی قادیان سے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مہدی معہود و مسیح موعود کا ظہور خود سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے کیونکہ سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ میرے بعد میرے کام کو چلانے والا اور مسلمانوں کی اصلاح کرنیوالا مہدی بستی کدعہ (یعنی قادیان) میں پیدا ہوگا۔ جیسا کہ حدیث کے الفاظ ہیں:-

یَخْرُجُ الْمَهْدِیُّ مِنْ قَرْیَةٍ
یُقَالُ لَهَا کَدْعَه ——

(یعنی) مہدی (علیہ السلام) ایک ایسی بستی میں پیدا ہوں گے کہ جسے کدعہ (یعنی قادیان) کہا جائے گا۔

لفظ قادیان پہلے قاضی ہوتا تھا پھر قادی بنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے بعد قادیان کہلانے لگا۔ یہ تمام قسم کے الفاظ سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے الفاظ "کدعہ" سے ملتے جلتے ہیں اس لئے عزیز بچو! اب تم خود ہی بتاؤ کہ یہ بستی قادیان کتنی عظیم الشان بستی ہوئی ---! کتنی پیاری بستی ہوئی ---!! کتنی شاندار بستی ہوئی ---!!! جبکہ اس کا نام دو جہانوں کے سردار ہمارے آقا (کہ جن پر قربان ہوں ہمارے دل وجان) صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سَو برس پہلے ہی بتا دیا تھا۔

بچو آؤ! اب ہم تمہیں یہ بتاتے ہیں --- کہ یہ اتنا عظیم الشان انسان جو قادیان کی بستی میں پیدا ہوا۔ اور جسے خدا نے مہدی اور مسیح بنایا --- یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام اس نے قادیان کی بستی سے اُٹھ کر دنیا میں کیا کام کیا --- عزیز بچو! یاد رکھنا ---! ہمیشہ یاد رکھنا ---!! کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو جو اسلام اور قرآن کی طرف بُلایا ہے تو ایک دن ساری دنیا یقیناً آپ کی آواز پر لبیک کہے گی --- اور اسلام اور احمدیت میں آن شامل ہوگی --- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان کی گمنام بستی سے اُس وقت آسمانی آواز بلند کی تھی جب نہ قادیان کو کوئی جانتا تھا اور نہ آپ کے نام سے کوئی واقف تھا --- لیکن آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا کے ہر حصہ میں آپ کو ماننے والے موجود ہیں اور وہ ہر لمحہ ترقی پر ترقی ہی کرتے چلے جا رہے ہیں۔

اس بستی قادیان کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا:۔

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ
وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَا وَبِالْحَقِّ
نَزَلَ۔

(یعنی) یقیناً ہم نے اس (مہدی) کو قادیان میں نازل کیا۔ اور ہم نے حق کے ساتھ نازل کیا اور وہ (یعنی مہدی) حق کے ساتھ نازل ہوا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے اُن الفاظ کو کس شان کے ساتھ پورا کرنے والے ہیں کہ جن میں کہا گیا تھا کہ مہدی علیہ السلام بستی قادیان سے نکلیں گے۔ عزیز بچو! بستی قادیان کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک یہ الہام بھی ہوا کہ "خدا قادیان میں نازل ہوگا"۔ یعنی یہ بستی جو اسلام اور مسلمانوں کی کمزوری کے عالم میں مرکزِ اسلام بننے والی تھی۔ اس میں برکاتِ خداوندی اور نشاناتِ آسمانی کا نزول اس کثرت سے ہوگا کہ گویا خدا اس بستی میں نازل ہو گیا ہے۔

عزیز بچو! اب ہم تمہیں اس مقدس بستی کے چند متبرک مقامات بتاتے ہیں کہ جن کی وجہ سے اس بستی کی محبت اور بھی دلوں میں جاگزیں ہو جاتی ہے قادیان کی سب سے پہلی مسجد "مسجد اقصیٰ" ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد بزرگوار نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کو بنوایا تھا۔ بعد میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسجد کی توسیع کروائی اور منارۃ المسیح کی بنیاد رکھی۔ جو کہ مسلمانوں کی اس کمزوری کے زمانہ میں اسلام کی عظمت اور بلندی کا نشان ہے۔ قادیان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مکان کے ساتھ کی گلی چھت کو نماز پڑھنے کے لئے ایک اور چھوٹی سی مسجد بنائی تھی جس میں بمشکل چند آدمی نماز پڑھ سکتے تھے۔ رفتہ رفتہ اس مسجد کو وسیع کیا گیا۔ اب اس کے دو طرف زینے ہیں اور پانچ سو کے قریب آدمی اس میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس مسجد کا نام "مسجد مبارک" ہے۔ اس مسجد کے ساتھ ہی حضور کے مکان کے اندرونی حصہ میں ایک چھوٹا سا کمرہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام غلبۂ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کی خاطر خاص دعائیں مانگا کرتے تھے۔ یہ کمرہ "بیت الدعا" کہلاتا ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعا کا خاص کمرہ ہونے کی وجہ سے بہت مقدس اور متبرک ہے۔ "بیت الدعا" میں ہر وقت کوئی نہ کوئی احمدی نماز پڑھتا اور دعا مانگتا ہوا نظر آتا ہے۔ مسجد مبارک کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا:۔

مُبَارِکٌ وَّ مُبَارَکٌ وَّ کُلُّ اَمْرٍ
مُبَارَکٌ یُّجْعَلُ فِیْهِ۔

یعنی یہ مسجد مبارک ہے اور اس میں ہر کام مبارک ہے اس الہام کے الفاظ میں اس مسجد کی بنیاد کی تاریخ پائی جاتی ہے۔

قادیان دارالامان کا ایک بہت ہی بڑا مقدس مقام "بہشتی مقبرہ" ہے۔ یہ وہ قبرستان ہے کہ جس کی زمین سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کشف میں دکھائی گئی اور بتایا گیا کہ اس زمانہ میں اسلام کی خدمت کرنے والوں کے لئے جنّت کی بشارت ہے۔ اور یہ جنتی لوگ اس زمین میں دفن ہوں گے اور اس قبرستان کا نام بہشتی مقبرہ ہوگا۔ بہشتی مقبرہ کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت سے الہامات بھی ہوئے۔ یہ سب الہامات اور کشوف دراصل قرآن کریم کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں کہ جس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ

یعنی زمانہ مسیح موعودؑ میں جنت قریب کر دی جائے گی اس بہشتی مقبرہ میں سیّدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس کے علاوہ دو ہزار کے قریب بزرگوں کے مزار ہیں۔ قادیان کا ایک مقدس مقام سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا لنگر خانہ بھی ہے کہ جس میں قادیان میں آنے والے مہمان قیام کرتے ہیں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی زندگی میں تو خود ہی لنگر خانہ کا انتظام سنبھالے ہوئے تھے اور مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام خود ہی فرماتے تھے لیکن بعد میں یہ انتظام صدر انجمن احمدیہ کے سپرد ہوگیا۔ قادیان کے جنوبی حصہ میں ایک بڑا وسیع باغ ہے جسے "حضرت صاحب" کا باغ کہا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس باغ کے ایک مکان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کچھ مدت تک مکین رہے اور زلزلہ والی پیشگوئی کی نظم انہیں تحریر فرمائی۔ اسی باغ کے جنوب مشرقی حصہ میں بہشتی مقبرہ واقع ہے۔ ان مقاماتِ مقدسہ کے علاوہ بھی بہت سے متبرک مقامات قادیان میں ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ قادیان کی زمین کا ذرہ ذرہ ہی متبرک ہے کیونکہ یہ ذرّات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں کو چھو چکے ہیں اور قادیان کی فضا بھی مبارک ہے کہ جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سانس لے چکے ہیں۔

عزیز بچو! تم پوچھو گے کہ قادیان ہم سے چھن کیوں گیا ——؟ عزیزو! قادیان سے ہماری ہجرت اگرچہ ہمارے دلوں کو غمزدہ اور افسردہ بنانے والی ہے لیکن یہی غم اور یہی افسردگی ہمارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ قادیان سے ہماری ہجرت کی وجہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک بہت بڑی پیشگوئی پوری ہوتی تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا:-

"داغِ ہجرت"

یعنی قادیان سے ہماری ہجرت ہی مقدر تھی۔ لیکن عزیز بچو! قادیان سے جدائی کا غم ہمارے دلوں میں دیر تک نہ رہے گا۔ کیونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام میں اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ قادیان سے ہجرت ہوگی اور پھر واپسی بھی مقدر ہے۔ الہام کے الفاظ ہیں:-

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ۔

یعنی وہ خدا کہ جس نے قرآن کریم تجھ پر فرض قرار دیا ہے۔ وہ تجھے اپنے ٹھکانے کی طرف ضرور ہی واپس لائے گا۔ اس لئے عزیز بچو! خوش ہو جاؤ اور خوشی سے اُچھلو اور کودو کہ اس زمانہ میں جبکہ دوسرے مسلمانوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق کٹ چکا ہے۔ احمدی مسلمانوں کے لئے خدا تعالیٰ پیشگوئیوں پر پیشگوئیاں اور الہامات پر الہامات نازل کرتا ہے اور پھر انہیں پورا کرتا ہے۔ آئیے خدا تعالیٰ کے ان فضلوں کے شکرانہ میں خدا تعالیٰ کے حضور سجدات بجا لائیں۔ اور اس سے اپنا تعلق قائم کریں اور اسی کے ہو جائیں۔ اور یہ دعائیں کریں کہ اے قادر و قیوم خدا اب تُو جلد وہ دن لا کہ ہم اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں قادیان دارالامان روانہ ہوں اور مقدس بستی قادیان میں پیدا ہونے والے اسلام کے شیدائی (سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی آرزوئیں اور تمنائیں پوری ہوں کہ ساری دنیا پر اسلام کا پرچم لہرائے۔ اور ساری دنیا خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے گیت گائے اور سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے۔

آمین اللّٰھم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناکامی

حافظ عباس علی عاصم

"ہر اس طالبعلم کے نام جو اپنے وقت کی قدر نہیں کرتا"

پیارے اسلم! آج تمہارا خط ملا اس کے پڑھنے سے مجھے بے حد افسوس ہوا کہ تم امتحان میں کامیاب نہ ہو سکے۔ دراصل کامیابی کا دارومدار محنت پر ہوتا ہے جو محنت کرتا ہے وہ پا لیتا ہے۔ جو کوشش کرتا ہے کامیاب ہو جاتا ہے۔ تم نے محنت سے جی چرایا۔ اپنا سارا سارا وقت کھیل کود اور خوش گپیوں میں گنوایا تم نے اپنے وقت کی قدر نہ کی اور اسے یوں ہی ضائع کر دیا۔ شائد تم اس وقت کو بھول گئے ہو گے جب میں تمہیں سکول کے صحن والے باغیچے میں بٹھا کر نصیحتیں کیا کرتا تھا۔ تمہیں کہا کرتا تھا کہ تم پوری توجہ سے پڑھا کرو اور شریر لڑکوں سے کھیلنا چھوڑ دو۔ بُری صحبت سے بچو۔ لیکن تم میری بات پر کان بھی نہ دھرتے۔ ایک کان سُنتے اور دوسرے کان سے نکال دیتے۔ میں گھنٹوں تمہارے ساتھ مغز ماری کرتا مگر تمہارے کان پر جوں تک بھی نہ رینگتی۔ جب میں تمہیں پڑھنے کے لئے کہتا تو تم منہ بسورتے۔ تمہیں میری باتیں کڑوی اور کسیلی لگتیں۔ لیکن جب تمہیں راشی بلاتا تو تم سب کام چھوڑ کر اُس کے ساتھ چلے جاتے۔ سارا سارا دن اس کے ساتھ بازاروں اور گلیوں میں آوارہ گردی کرتے۔ ایک دن وہ تمہیں فلم دکھانے لے گیا لیکن جب ہیڈ ماسٹر صاحب کو تمہارے اس فعل کا پتہ چلا تو تم دونوں کو سزا ہوئی۔ افسوس! کہ اس نے بھی تم پر کوئی اثر نہ کیا اور نہ ہی میری باتوں سے تم نے فائدہ اُٹھایا۔ جب تمہاری آوارگی اور سکول سے غیر حاضری حد سے بڑھ گئی تو ہیڈ ماسٹر نے تمہارے والدین سے تمہاری شکایت کی اور تم دونوں کو سکول سے خارج کر دیا گیا۔

کیا تم اس وقت کو بھول گئے ہو جب تمہارے ابا اور تمہاری امی نے تمہیں کہا تھا کہ "بیٹا اگر دُنیا میں نام پیدا کرنا چاہتے ہو تو رات دن محنت کیا کرو، شوق سے علم حاصل کرو، اپنے استادوں کا ادب کرو، بدصحبت سے بچو اور نیک صحبت اختیار کرو۔" یہ کہتے کہتے تمہاری والدہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ تم نے اپنی والدہ سے وعدہ کیا تھا کہ تم ان باتوں پر عمل کرو گے۔ مگر ان وعدوں کے باوجود بھی جب تمہیں راشی نظر آتا تو تم بے اختیار ہو جاتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہیں سب باتیں بھول جاتیں۔ پھر تمہارا ایک ہی مقصد ہوتا تھا اور وہ تھا کھیل کود۔ تمہارا ایک ہی دوست تھا اور وہ تھا راشی۔ ہاں ہاں وہی راشی جو متواتر چار سال سے ساتویں میں فیل ہو رہا تھا۔ سکول کا کوئی لڑکا بھی اُسے پسند نہ کرتا تھا۔

تمہیں منصور بھی اچھی طرح یاد ہوگا جو اسی سال تمہارے دو ماہ بعد سکول میں داخل ہوا تھا جس کے کپڑوں میں اکثر پیوند لگے ہوتے تھے۔ تم اس کا ہر وقت مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اس کی غربت اور اس کے لباس کا مذاق۔ لیکن وہ تمہاری سب باتوں کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کرتا تھا۔ وہی منصور جس کی استاد بھی تعریف کرتے تھے اور تم جس کو جلی ہی تو جایا کرتے تھے۔ اسنے اس دفعہ فرسٹ ڈویژن میں امتحان پاس کیا۔ وہ اپنی ساری کلاس میں اوّل رہا۔ اس کے والدین اس سے کتنے خوش ہوں گے! کلاس کے لڑکے اسے رشک آلود نگاہوں سے دیکھیں گے۔ اور اس کی کامیابی پر ناز کریں گے۔ استادوں کی نگاہ میں اس کی عزت اور بڑھ جائے گی۔

لیکن میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم راشی کے دوست بنے اور تمہیں کیا ملا۔ تم فیل ہو گئے۔ تمہارے والدین کو تمہارے فیل ہونے کا کتنا دُکھ ہوا ہوگا۔ تمہارے ساتھی تم سے آگے بڑھ گئے ہیں اور تم ان سے ایک منزل پیچھے رہ گئے ہو۔ کیا تمہیں اپنے فیل ہونے کا دُکھ نہیں؟ کیا تمہیں اپنے پیچھے رہنے کا صدمہ نہیں؟ لیکن اگر تم اب بھی دل لگا کر محنت کرو تو تم ضرور کامیاب ہوگے۔

کاش! تم اپنی زندگی میں تغیر پیدا کرلو۔ ایک انقلاب پیدا کرلو جس سے تمہاری موجودہ حالت بدل جائے اور تم آئندہ صحیح رنگ میں محنت کرکے کامیابی حاصل کرو۔

"خدا تمہارا حامی و ناصر ہو"

انوکھی باتیں

(ماخوذ)

- کتّوں کو ہانپنے سے پسینہ نہیں آتا۔ نہ ان کی کھال کو پسینہ آتا ہے بلکہ صرف ان کے تلووں کو پسینہ آتا ہے۔
- بلّیاں گُھپ اندھیرے میں نہیں دیکھ سکتیں۔ ان کی آنکھوں کی اندرونی پچھلی سطح ایسی ہوتی ہے کہ ذرا سی روشنی بھی ہو تو اسے منعکس کر دیتی ہے۔ اس سے ایک چمک پیدا ہوتی ہے اور بلّی کو نظر آنے لگتا ہے۔ اگر بالکل روشنی نہ ہو اور اس کا عکس نہ پڑے تو بلّیوں کو انسانوں کی طرح اندھیرے میں سجھائی نہیں دیتا۔
- جب کسی دریائی گھوڑے کی طبیعت میں ہیجان پیدا ہوتا ہے تو اُسے سُرخ رنگ کا پسینہ آتا ہے۔

(مرسلہ: ناصر احمد صدیقی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا جلسہ سالانہ

راجہ محمد اعظم اکسیر جامعہ احمدیہ ربوہ

آج سے بہتّر سال قبل اس زمانہ کے مامور حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان جیسی ایک گمنام بستی میں بےکسی و بےبسی کے عالم میں مامور ہوئے آپ خود ایک شعر میں فرماتے ہیں ؎

میں تھا غریب و بےکس و گمنام بےہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

اللہ تعالیٰ نے دیگر بےشمار نعمتوں اور برکتوں کے علاوہ اس مامور نے ایک خاص دائمی برکت کی بشارت ان الفاظ میں دی کہ

"یاتیک من کل فجٍّ عمیق"

یعنی بےشمار لوگ تیرے پاس آئیں گے۔

اس پیشگوئی کا اوّلین ظہور ۱۸۹۱ء میں ہوا جبکہ پچھتّر پروانے شمعِ نور سے منوّر ہونے قادیان کی مقدس بستی میں جمع ہوئے۔ انہیں لوگوں کے اس مختصر اجتماع کو جلسہ سالانہ کا نام دیا گیا۔ اس جلسہ کی بنیادی غرض و غایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بیان فرمائی ہے۔

حضور فرماتے ہیں:-

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر خدا کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیگر بےشمار پیشگوئیوں کی طرح یہ پیشگوئی بھی اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ پوری ہوئی اور دنیا کا کوئی بھی ذی شعور آدمی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ سال بہ سال اس پر آنے والے احباب کی تعداد بڑھتی چلی گئی حتیٰ کہ آج پچھتّر سے ترقی کر کے یہ تعداد پچھتّر ہزار تک پہنچ چکی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے مختلف گوشوں سے فرزندانِ احمدیت آ کر اس عظیم روحانی اجتماع سے متمتع ہونے کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ پچاس ساٹھ زبانوں میں ایک ہی سٹیج پر سے تقریر یں سُن کر بے اختیار ان کے دل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بول اٹھتے ہیں

"صدق اللہ العظیم"

کہ قادر خدا نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ سالانہ کا پروگرام روحوں میں تازگی اور بشاشت پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ ربّانی علماء مختلف اخلاقی۔ مذہبی اور روحانی مضامین پر خطاب فرماتے ہیں ستّر اسّی ہزار کے مجمع میں ان تقاریر کو سننے سے ایک عجیب سرور آمیز کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ پھر رات بھی "لیلۃ القدر" کی یاد دلاتی ہے۔ مومنین کے ہجوم جگہ جگہ ذکرِ الٰہی میں مصروف نظر آتے ہیں۔ اپنی اپنی قیام گاہوں پر خدا اور اس کے رسولؐ کے اذکار ہوتے ہیں۔ اور قبل از فجر مسجد مبارک میں مومنوں کا اکٹھا ہو کر گریہ و زاری کرنا عجیب کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے فرشتوں کی فوجیں اُتر اُتر کر نور بکھیر رہی ہیں۔ پھر فجر کے بعد قرآن کریم کا پُر معارف درس ایک نئی زندگی پیدا کر دیتا ہے۔

تمام تعلیمی اداروں کے طالب علم اور اساتذہ بڑی خوشی اور راحت سے اپنے مہمان بھائیوں کی خدمت کا پورے سال سے انتظار کر رہے ہوتے ہیں اور انکے ساتھ ہی بہت سے کارکنان دیگر اداروں اور بیرونی جماعتوں سے بھی تعلق رکھنے والے بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ اہالیانِ ربوہ اپنے مکانوں میں سے حسبِ گنجائش ایک ایک دو دو کمرے پیش کر دیتے ہیں۔ سکولوں اور کالجوں اور دفاتر کی عمارتیں تو پہلے ہی مہمانوں کی رہائش کے لئے خالی کر دی جاتی ہیں۔

اسی طرح طعام کا انتظام بھی ایک خاص شان رکھتا ہے۔ کتنے ہی کارکن اپنے ذاتی کام چھوڑ کر بغیر کسی معاوضہ کے بے لوث خدمت کے لئے مستعدی سے سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔ کئی گھروں کے چشم و چراغ اور ناز و نعمت سے پروردہ نونہال مہمانوں کی خدمت کے لئے راتوں کو جاگ جاگ کر کھانا تیار کرواتے ہیں یہ اسلامی محبّت و اخوّت کا بے پناہ جذبہ ہی ہے جو انہیں اس کام پر آمادہ کرتا ہے۔ یہ الٰہی تصرّف ہی کا نتیجہ ہے کہ اس طرح بے لوث خدمت پوری دلچسپی اور کامل ذوق و شوق سے کی جاتی ہے۔

اس اجتماع کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ آخر یہ تمام لوگ کیوں جمع ہوتے ہیں اور خصوصاً ایسی "وادیٔ غیر ذی زرع" میں کہ جہاں مادی نظر کے لئے دلچسپی کا کچھ بھی سامان نہیں۔ درحقیقت اس میں اہلِ فکر کے لئے ایک عظیم سبق ہے۔ یہ صرف اسی جذب و کشش کا نتیجہ ہے جو خداوند حکیم و قدیر کی طرف سے انبیاء و مرسلین کو دی جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

> "وہ ایک خاص کشش ہوتی ہے جو کہ انبیاء علیہم السلام کو دی جاتی ہے اور تمام پاکیزہ دلوں کو وہ محسوس ہوتی ہے اور جو اس سے متأثر ہوتے ہیں وہ ایک فوق العادت زندگی کا نمونہ دکھلاتے ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر فرماتے ہیں:۔

"ایک کشش ہوتی ہے جس سے لوگ ان کی طرف کھنچے آتے ہیں۔"

چنانچہ واقعات اور الٰہی تائید و نصرت نے آپ کی صداقت پر شہادت دی اور آپ کی مقدس جذب و کشش اور روحانی قوتِ مقناطیسی نے ایک عالم کو کھینچ کر گمنام و ویران اور بنجر علاقے میں اکٹھا کر دیا۔ واقعی ہمیں بے اختیار تسلیم کرنا پڑتا ہے اور ہر صاحبِ فہم اس کی تائید کرتا ہے کہ بے شک ہمارا یہ سالانہ جلسہ صداقتِ احمدیت کا زندہ نشان ہے۔

بالآخر بانی جلسہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک مقدس تحریر پر یہ مضمون ختم کیا جاتا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں چند روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت اور عدمِ موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں ... حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائیگی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ العزیز وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

مُراقِب

حسبِ ارشاد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ

مرکزیہ ربوہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سے "انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ" کا نام "مُراقِب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ" تجویز کیا جاتا ہے۔

آئندہ سے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اور دیگر احباب انسپکٹر کو مُراقِب کے نام سے یاد کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ رپورٹ

(یہ رپورٹ مکرم مہتمم صاحب اطفال نے ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے افتتاحی اجلاس میں پیش کی تھی جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمائی تھی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرمی و محترمی صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ و حاضرینِ مجلس!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ وہ ہمیں اطفال الاحمدیہ کا ۲۲واں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق دے رہا ہے اور یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ آپ (صاحبزادہ صاحب) بھی یہاں بنفسِ نفیس تشریف فرما ہیں تا اس پودے کو جسکی ابتدائی آبیاری ہمارے امام ہمام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کے ہاتھوں فرمائی تھی پروان چڑھتے اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور اس کی دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کو دیکھ کر محظوظ ہوں۔

محترم صاحبزادہ صاحب! ہم سب آپ کے بیحد شکر گزار ہیں کہ آپ نے گوناگوں مصروفیات کے باوجود قوم کے نونہالوں کی حوصلہ افزائی کی خاطر ہماری درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا اور اپنے وقتِ عزیز کا ایک حصہ ہمارے ساتھ صرف فرما رہے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی آمد کو ہم سب کیلئے بابرکت فرمائے۔

نیز آج یہاں آپ کی آمد اس بات کا بھی واضح ثبوت ہے کہ آپ "طفل امروز قائد فردا" کے مطابق اطفال کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ آج جو آپ نے "تہذیب الاطفال خیر الاشغال" کا عملی نمونہ پیش فرمایا ہے وہ سب احبابِ جماعت کے لئے قابلِ تقلید ہے۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے مجلس اطفال الاحمدیہ کو ترقی کا ایک اور سال نہایت کامیابی سے گزارنے کی توفیق عطا فرمائی جس کا حال مختصراً عرض کرتا ہوں:۔

قیامِ مجالس

۱۔ ۶۰۰ مجالس خدام الاحمدیہ میں سے ۵۴۳ کے ہاں مجالس اطفال الاحمدیہ کی زندگی کا ثبوت ملا یعنی ان مجالس نے رپورٹ ماہانہ بھجوائی یا مرکزی امتحانات میں شمولیت کی یا بجٹ بھجوایا۔ گزشتہ سال یہ تعداد ۵۴۳ کی بجائے ۲۱۲ تھی۔ گویا ۵۶ فیصد اضافہ ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۔ تجنید کی مہم امسال جاری رہی جس کے نتیجہ میں اب مرکز میں ۲۵۰۰ اطفال کی بجائے ۵۱۹۴ اطفال کے کوائف موجود ہیں اور اکثر مقامات پر اطفال کی تجنید کی نئی فہرستیں گزشتہ سال کی نسبت کافی ضخیم ہو گئی ہیں مثلاً سرگودہا میں یہ ۱۰۰ فیصد بڑھ گئی ہے۔

ماہانہ رپورٹ

پچھلے دو سال سے نئی سکیم کے تحت یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ مجالس اطفال الاحمدیہ اپنی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ الگ مطبوعہ فارم پر بھجوائیں۔ الحمدللہ کہ اس مختصر سے عرصہ میں رپورٹیں بھجوانے والی مجالس کی تعداد ۱۰۲ تک پہنچ گئی ہے گو ہر ماہ کی اوسط تعداد ۵۰ سے زائد نہیں ہوئی جبکہ گزشتہ سال کی اوسط ۲۰ سے بھی کم تھی۔

مرکزی امتحانات

اطفال نے سب سے زیادہ دلچسپی مرکزی امتحانات ۱۔ ستارہ اطفال ۲۔ ہلال اطفال ۳۔ قمر اطفال ۴۔ بدر اطفال کو کامیاب بنانے میں لی۔ بچوں کے اندر مسابقت کی روح کو تیز کرنے اور متواتر ترقی حاصل کرنے کے سلسلہ میں یہ امتحانات بہت مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ چونکہ ان امتحانات کے نصاب میں علمی باتوں کے ساتھ ساتھ عملی کاموں کو بھی ایک لازمی حصہ قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے یہ امتحانات والدین اور بچوں کی دلچسپی کا باعث بن گئے ہیں اب ان کے اصرار پر جوابی نصاب بھی "کامیابی کی راہیں" کے نام سے چار باتصویر کتابوں میں شائع ہو گیا ہے یقین ہے کہ یہ آسانی امتحانات میں شامل ہونے والوں کی تعداد پہلے کی نسبت کہیں زیادہ بڑھا دے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ امتحانات پہلی بار مئی ۶۳ء میں ہوئے تھے جن میں ۷۹ مجالس نے حصہ لیا۔ پھر ستمبر ۶۳ء میں صرف ۴۷ مجالس نے حصہ لیا اور امسال مئی میں حصہ لینے والی مجالس کی تعداد ۱۰۲ ہو گئی ہے۔

ستارہ اطفال میں شامل ہونیوالوں کی تعداد ۳۱۹۵ ہے

ہلال اطفال " " " ۱۳۸۰ "

قمر اطفال " " " ۵۷۵ "

بدر اطفال " " ۲۴۲ کامیاب ہوئے ہیں

" کامیاب ہونے والوں کو آج 'بدر اطفال الاحمدیہ' کے تمغے دیئے جا رہے ہیں۔

یہ چیز بھی قابل ذکر ہے کہ یہ امتحانات اتنے دلچسپ تھے کہ بعض ناصرات نے بھی غیر معمولی شوق کا اظہار کیا اور باقاعدگی سے ان میں حصہ لیا ان کی حوصلہ افزائی کے لئے 'بدر اطفال الاحمدیہ' کا تمغہ انہیں بھی دیا جا رہا ہے

مالی قربانی

جماعت احمدیہ کا ایک طرۂ امتیاز اس کے افراد کی غیر معمولی مالی قربانی ہے آئندہ جماعتی کاموں کی وسعت کے پیش نظر مالی قربانی کی یقیناً زیادہ ضرورت ہوگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی کماحقہٗ تیاری کرنے کے لئے اطفال کو جماعت کی مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دی گئی مثلاً وقفِ جدید اور تحریک جدید کے مالی جہاد میں نہ صرف سیالکوٹ اور لائل پور جیسے شہروں کے سو فیصدی اطفال شامل ہوئے بلکہ دُور افتادہ دیہات کے بچّوں نے بھی دل کھول کر حصہ لیا۔

شعبہ اطفال کا چندہ مجلس ۶۲-۶۳ء میں ۴۰۴۷ روپیہ ہوا جبکہ ۶۱-۶۲ء میں ۱۸۸۷ روپے تھا۔ امسال دس ماہ میں یہی چندہ ۳۰۸۹ روپیہ ہوا اور جبکہ گزشتہ دس ماہ میں ۳۳۴۲ روپے تھا۔ امسال بجٹ بھجوانے والی مجالس کی تعداد ۲۷۴ ہے جبکہ گزشتہ سال قریباً ۲۰۰ تھی اور بجٹ میں ۱۷۳ اطفال شامل ہوئے جبکہ گزشتہ سال ۲۵۴۱ تھے۔

تشحیذ الاذہان کی توسیع اشاعت

کے سلسلہ میں اطفال نے کافی سرگرمی دکھائی چنانچہ رسالہ گزشتہ نومبر میں ۱۰۰۰ چھپا تھا اور امسال اکتوبر میں ۱۶۵۰ چھپا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کی گرانٹ کا بھی ایک حصہ توسیع اشاعت کے سلسلہ میں خرچ کیا جا رہا ہے۔

یوم والدین

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ارشادات کی روشنی میں بچّوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں والدین کا تعاون حاصل کرنے کی غرض سے یوم الدین کی تقاریب بہت جوش و خروش سے منائی گئیں جن میں صدر انجمن احمدیہ اور جماعت کے عہدیداران نے بھی حصہ لیا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ربوہ۔ کراچی۔ سیالکوٹ اور لائل پور شہری مجالس کے علاوہ دیہاتی مجالس مثلاً لاٹھیاں والا اور تر گڑی وغیرہ نے بھی ان تقاریب کو شاندار رنگ میں منایا۔

تربیتی کلاسیں اور اجتماعات بھی امسال کم و بیش مغربی پاکستان کے ہر ضلع میں ہوئے بلکہ بعض اضلاع مثلاً لائل پور۔ سرگودھا۔ لاہور۔ گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں ایک سے زائد مقامات پر ہوئے۔ اطفال اپنے خالص اجتماعات کے علاوہ خدام اور انصار کے اجتماعات کی رونق کو بھی بڑھاتے رہے اور جہاں خدام اجتماع نہ کر سکے وہاں کے اطفال نے اس کمی کو پورا کیا۔ مثلاً بصیرہ کے علاقہ میں۔

بہر کیف یہ اجتماع جہاں اپنی اپنی جگہ پر کثیر المقاصد منصوبے ثابت ہوئے اور روبہ ترقی رہے وہاں مرکزی طور پر ہمارا آج کا اجتماع بھی اطفال کی ترقی کو ظاہر کرنے کے لئے ایک آئینہ کا کام دے رہا ہے۔ گزشتہ سال اجتماع میں ۳۵ مجالس کے ۱۲۷۰ اطفال شامل ہوئے تھے اور امسال ۵۱ مجالس کے ۱۸۵۲ اطفال شامل ہو رہے ہیں۔

مرکزی شعبہ اطفال کے کارکنان نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی زیرِ نگرانی اطفال کی ترقی و بہبودی کے لئے مندرجہ ذیل امور سرانجام دئیے۔

۱۔ ڈاک:۔ ۵۳۳ خطوط لکھے ۱۵۴ پیکٹ لٹریچر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ارسال کئے گئے۔

۲۔ سرکلرز:- ۲ سرکلرز تیار کروا کر مجالس کو بھجوائے گئے۔ اسی طرح کام کرنے والی مجالس کے کام کے سہ ماہی جائزے سال میں تین بار بھجوائے گئے۔ ان جائزوں میں مرکزی پروگرام کے مطابق ہر مجلس کے نام بقایا کام بھی درج ہوتا تھا۔ یہ طریق مجالس میں چستی پیدا کرنے کے لئے مفید ثابت ہوا۔

تبصرہ

ہر ماہ آنے والی رپورٹوں کا خلاصہ رجسٹر کارگزاری میں درج کیا جاتا رہا اور گزشتہ کام سے موازنہ کر کے تبصرہ بھجوایا جاتا رہا۔ نیز ہر ماہ کسی اہم کام کو مقصد بنا کر اس کے متعلق ہدایات دی جاتی رہیں۔ امتحانات کے پرچہ جات مجالس کو بھجوائے جاتے رہے نیز آمدہ پرچے دیکھے گئے۔

اشاعت

الفضل کے علاوہ تشحیذ الاذہان اور خالد میں اطفال کی مساعی کے دلچسپ حصے مرتب کر کے شائع کروائے گئے۔ نیز امتحانات کے نصاب کے جوابات تیار کر کے تشحیذ الاذہان میں شائع کروائے جاتے رہے۔ ان دونوں کے علاوہ الفضل کو ۱۹۰ اعلانات بھجوائے گئے جن کا ۱/۳ شائع بھی ہوئے۔

مرکزی لٹریچر

۱۔ رپورٹ فارم۔ فارم رکنیت۔ بجٹ فارم اور پرچہ جات ۲۱ ہزار کی تعداد میں شائع ہوئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں اطفال کی ضرورت، اہمیت نظام اور پروگرام پر ایک نیا کتابچہ ۳۲ صفحات پر مشتمل تیار کیا گیا جس کے ۲۲ ہزار کے دو ایڈیشن شائع ہوئے۔

امتحانات کو کامیاب بنانے کے لئے ایک بڑے سائز کا پوسٹر دو ہزار شائع ہوا۔ نیز نصاب کے جوابات ۴ حصوں میں چھ ہزار کی تعداد میں شائع ہوئے۔ ان باتصویر کتب کا نام محترم صدر صاحب نے "کامیابی کی راہیں" تجویز فرمایا ہے اور ان کی اشاعت کیلئے دو ہزار روپیہ صدر انجمن احمدیہ کی منظور شدہ گرانٹ سے خرچ کیا جا رہا ہے۔ ہم اس فیاضانہ امداد کو عین ضرورت کے وقت نصرتِ الٰہی تصور کرتے اور محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اس قومی خدمت کا احساس کرتے ہوئے ہماری مدد کی۔ فجزاکم اللہ خیرًا۔

شعبہ ہذا کے کارکنان نے امسال بھی مجالس سے تعلقات کو استوار کرنے اور موقع پر پہنچ کر حالات کا جائزہ لینے اور موزوں ہدایات بہم پہنچانے کی غرض سے وسیع پیمانہ پر دورے کئے۔ اس پروگرام میں خاص طور پر ۱۔ لائل پور شہر و ضلع ۲۔ سرگودھا ضلع ۳۔ سیالکوٹ شہر و ضلع۔ ۴۔ گوجرانوالہ شہر و ضلع ۵۔ لاہور شہر و ضلع ۶۔ شیخوپورہ شہر و ضلع کو مدِنظر رکھا گیا۔

مختصر یہ کہ ہر ممکن ذریعہ سے مرکز اور مجالس نے قوم کے نونہالوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں کوئی کسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُٹھا رکھی۔ اور ان کی ترقی کا جائزہ اس طرح بھی لیا جا سکتا ہے کہ امسال

۱۔ نماز سادہ جاننے والے ۶۲ بز اطفال ہیں جبکہ گزشتہ سال ۴۵ بز تھے۔

۲۔ نماز باترجمہ جاننے والے ۳۶ بز جبکہ گزشتہ سال ۱۹ بز

۳۔ نماز باترجمہ پڑھنے والے ۱۸ بز " ۷ بز

۴۔ جو اطفال قرآن مجید ناظرہ پڑھ چکے ہیں ۲۸ بز " ۲۲ بز

۵۔ " " باترجمہ ۳ بز " ۲ بز

۶۔ جو اطفال قرآن مجید باترجمہ پڑھنے والے ہیں ۸ بز گزشتہ سال ۵ بز

۷۔ نماز باجماعت میں حاضر ہونے والے اطفال ۵۰ بز ۴۰ بز

۸۔ نماز جمعہ میں حاضر ہونے والے ۴۳ بز ۳۲ بز

۹۔ کھیلوں میں حصہ لینے والے ۳۰ بز ۱۹ بز

۱۰۔ ناخنوں اور دانتوں کی صفائی کرنیوالے ۵۵ بز ۱۵ بز

۱۱۔ طبی معائنہ کرنے والی مجالس ۷ بز ۲ بز

نقطوں کا کھیل

ایک سے بیالیس تک نقطوں کو ملا کر بتائیں بھلا کیا بنتا ہے۔

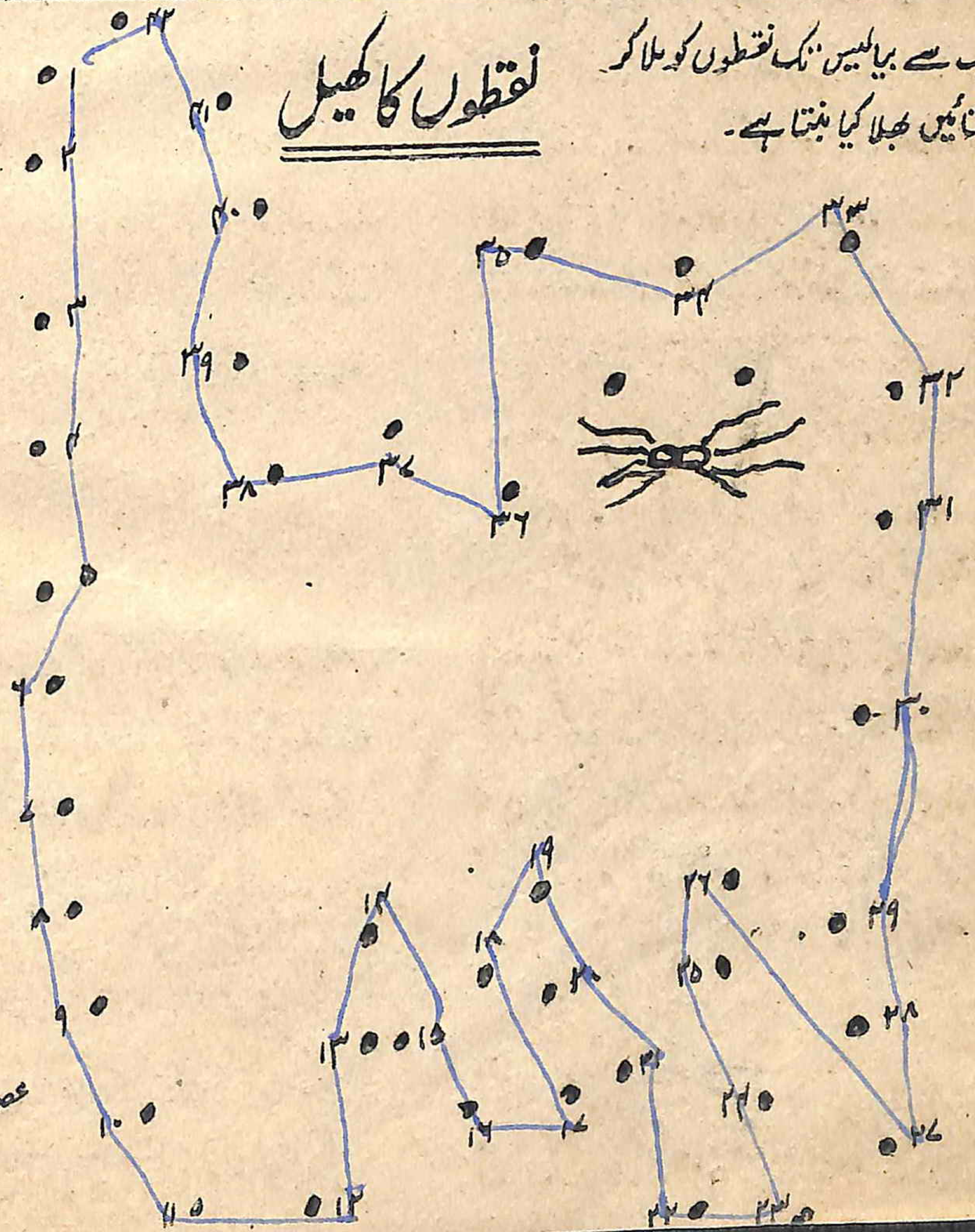

عصمت بنت بشیر شاہ
چک منگلا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

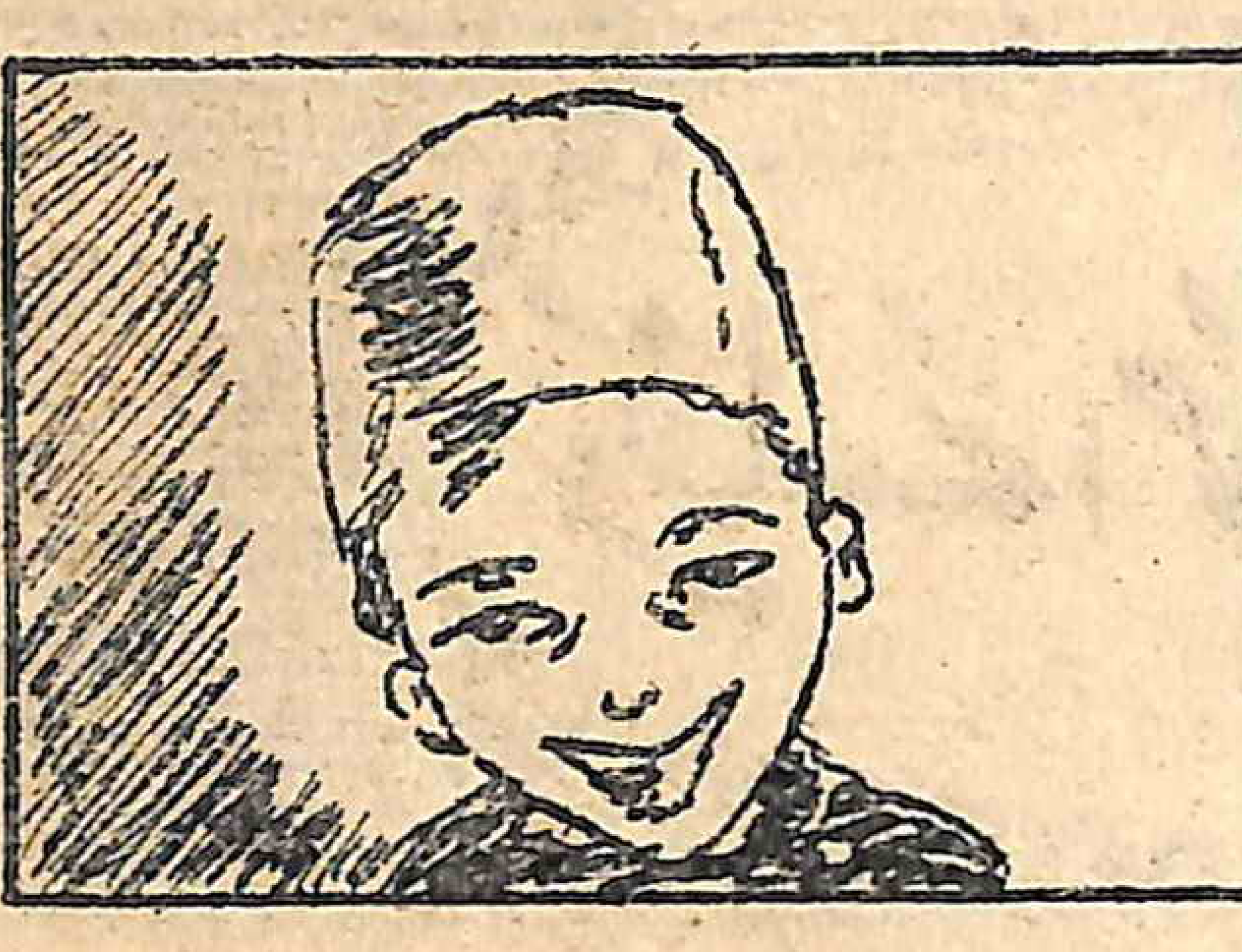

مسکراہٹیں

• استاد (کلاس سے) جو بیوقوف ہیں وہ فوراً کھڑے ہو جائیں۔

(یہ سنتے ہی تمام کلاس میں خاموشی چھا گئی۔ تھوڑی دیر بعد اسلم کھڑا ہو گیا)

استاد (اسلم سے) کیا تم بیوقوف ہو؟

اسلم :۔ نہیں جناب!

استاد :۔ پھر تم کیوں کھڑے ہوئے ہو؟

اسلم :۔ مَیں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ آپ اکیلے ہی کھڑے رہیں اس لئے مَیں بھی کھڑا ہو گیا۔

(ملک مبارک احمد طاہر ــــ ربوہ)

ایک فلاسفر ایک گنجا اور ایک حجام اکٹھے سفر کر رہے تھے۔ رات آنے پر سونے کا پروگرام یوں بنا کہ پہلے حجام پھر فلاسفر اور اس کے بعد گنجا پہرہ دے۔

حجام نے سب سے پہلے پہرہ دینا شروع کیا۔ کچھ دیر کے بعد اس کا جی گھبرانے لگا تو اس نے جی بہلانے کے لئے اُسترا نکال کر فلاسفر کے سر پر پھیرنا شروع کر دیا جب سارے سر پر اُسترا پھیر چکا تو فلاسفر کی باری آ چکی تھی۔

فلاسفر نے اپنی باری پر جاگتا سوچتے ہوئے سر پر ہاتھ پھیرا تو جھلّا کر کہنے لگا

"باری میری تھی اور اُٹھا دیا گنجے کو بے وقوف کہیں کا۔!!"

(مبشر احمد ... ــــ ربوہ)

• ماں بیٹے کو گوشت لینے کے لئے بھیجتی ہے۔ بیٹا واپس آتا ہے۔

ماں :۔ بیٹا مَیں نے تمہیں چھوٹا گوشت لانے کو کہا تھا لیکن تم بڑا گوشت لے آئے ہو۔

بیٹا :۔ امّی جان! تو کیا ہوا۔ آپ اسے چھری سے چھوٹا کیوں نہیں کر لیتیں۔

• مُنّا (روتے ہوئے) یا اللہ جہلم شہر کے قریب دریائے جہلم کی بجائے دریائے راوی بہنا شروع ہو جائے۔

ماں :۔ کیوں بیٹا خیر تو ہے

مُنّا :۔ امّی جان جان آج مَیں امتحان میں یہ لکھ آیا ہوں کہ جہلم کے قریب دریائے راوی بہتا ہے۔ (بشریٰ خانم جہلم شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیائے احمدیت کی خبریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ماہِ اکتوبر میں حضور پُر نور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر رہی۔ دن کے وقت بھی طبیعت ٹھیک رہی اور رات کے وقت بھی عموماً آرام سے نیند آجاتی رہی۔ البتہ بعض اوقات ضعف کی شکایت ہو جاتی رہی جس کی وجہ سے رات کو نیند میں خلل پڑ جاتا ہے تاہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس مہینہ میں ۱۳۱ احبابِ جماعت کو شرفِ ملاقات بخشا اور جماعت کو تین بصیرت افروز پیغامات سے نوازا۔ پہلا پیغام احبابِ جماعت کے نام تحریکِ جدید کے سالِ نو کے افتتاح کے موقعہ پر، دوسرا پیغام انصار اللہ کے نام افتتاح اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر اور تیسرا پیغام خدام الاحمدیہ کے نام قادیان کی یاد میں جلسے منعقد کرنے کے موقع پر۔

شافیٔ خدا کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمارے پیارے امام کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے تا حضور پُر نور جماعت کی فعال قیادت فرما سکیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

احمدیہ مسلم مشن کینیا (مشرقی افریقہ) کی تبلیغی اور تربیتی مساعی

کینیا کرسچن کونسل کا انگریز پادری دو دفعہ احمدیہ مشن آیا۔ اس نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ اسے عربی آتی ہے لیکن جب وہ دوسری بار مشن میں آیا تو مکرم مولوی محمد منور صاحب انچارج ٹانگانیکا مشن سے دو گھنٹے کے قریب بحث کی۔ قرآن مجید اس کے ہاتھ میں تھا لیکن ایک آیت بھی اپنی تائید میں پیش نہ کر سکا۔ بالآخر جب بحث کے دوران اس سے کچھ بن نہ پڑا تو اٹھ کر چلا گیا۔

مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب انچارج مشن کینیا نے دو عربوں سے ملاقات کی۔ ہر دو کو تبلیغ کی اور مشن کا تعارف کرایا۔ کینیا کے عرب ثانوی سکول کا دینیات کا استاد مشن میں آیا اور کہنے لگا کہ ہمیں دینیات کے نصاب کے سلسلہ میں آپ کی کتب کی ضرورت ہے۔ اسے متعدد دینی کتب دی گئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم صوفی صاحب نے وہاں کے اخبار میں ہر ہفتہ باقاعدگی سے اسلام کے متعدد مسائل کے متعلق مضامین لکھے۔ ان مضامین کی قبولیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ مسلمان لیڈروں نے متعدد مرتبہ مکرم صوفی صاحب کو مل کر ان مضامین کے بارے میں خوشی کا اظہار فرمایا۔ اس عرصہ میں دو تعلیم یافتہ اصحاب جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ جماعت کے نوجوانوں اور اطفال کی تعلیمی و تربیتی کلاس ہفتہ میں دو بار باقاعدگی سے لگتی رہی اور اس میں انہیں اردو اور دینیات پڑھائی جاتی رہی۔

مغربی نائیجیریا میں تبلیغِ اسلام

مکرم چوہدری منیر احمد صاحب عارف مبلغ نائیجیریا نے مغربی نائیجیریا کی مختلف جماعتوں کا دورہ کیا اور جماعتی تربیت کے علاوہ پبلک لیکچروں اور لٹریچر کے ذریعہ غیر مسلموں تک پیغام حق پہنچایا۔ اس دورہ میں مکرم عارف صاحب نے قریباً دو ہزار میل کا لمبا سفر بسوں ٹیکسیوں اور سائیکلوں کے ذریعہ اور کچھ پیدل بھی کیا۔ اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سی بیعتیں بھی ہوئیں۔

تبلیغی دورہ کے دوران مکرم عارف صاحب ایک ایسے مقام پہ پہنچے جہاں ایک پادری نے اسلام کے خلاف ایک اشتہار شائع کر رکھا تھا۔ مکرم عارف صاحب نے اس اشتہار کے بارے میں اس پادری سے گفتگو کی وہ پادری کہنے لگا کہ بہتر یہ ہوگا کہ ہم دونوں مسیح کے خدا کے بیٹا ہونے کے بارے میں باری باری پبلک لیکچر دیں اور حوالے صرف بائیبل ہی سے پیش کئے جائیں۔ عارف صاحب نے بات منظور کر لی چنانچہ دوسرے روز پبلک لیکچر میں عارف صاحب نے بائیبل سے وہ تمام حوالے پیش کر دکھائے کہ جو مسیح کے خدا کا بیٹا ہونے کو باطل قرار دیتے تھے اور مسیح کو ایک انسان کی صورت میں پیش کرتے تھے۔ یہ مناظرہ تقریباً تین گھنٹے تک جاری رہا۔ جب پادری صاحب کی کوئی پیش نہ گئی تو انہوں نے اس موضوع کو چھوڑا اور عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر چڑھ جانے کا مسئلہ لے کھڑے ہوئے۔ جب عیسائی پادری کو کہا گیا کہ یہ تو آج کا موضوع ہی نہیں ہے تو کہنے لگے کہ اچھا کل پھر "روح القدس" کے موضوع پر بحث کریں گے۔ چنانچہ دوسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ عارف صاحب کے دلائل کو سامعین نے پسند کیا اور عیسائی پادری کو ناکامی ہوئی۔

انصار اللہ کا دسواں سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۳ تا ۱۵ نومبر ۶۴ء کو دفتر انصار اللہ کے صحن میں انصار اللہ کا دسواں سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حضور کے بصیرت افروز تازہ پیغام سے اس اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اجتماع کے تینوں روز ربوہ کی فضا روحانیت سے معمور رہی اور ان تینوں دنوں میں ربوہ کی زمین ایک خاص روح پرور ماحول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیش کرتی تھی۔ اس اجتماع میں سلسلہ کے نامور علماء اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایمان افروز تقاریر فرمائیں جن کو سنکر ایمان میں اضافہ ہوتا تھا۔ پھر دعاؤں اور ذکر الٰہی خاص طور پر نماز تہجد کے وقت دعاؤں کی پکار ایک عجیب روحانی سماں پیش کرتی تھی۔ اس اجتماع میں ۲۵۴ مجالس کے کُل ۱۵۰۹ انصار شامل ہوئے۔ انصار کے علاوہ خدام اور اطفال کی ایک کثیر تعداد نے بھی اس روحانی اجتماع سے فائدہ اٹھایا۔ زائرین کی کُل تعداد ۱۹۳۱ تھی۔ اس اجتماع کے موقع پر صدر انصار اللہ کا انتخاب بھی ہوا۔ انصار کے انتخاب اور بالآخر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ہی مزید تین سال کے لئے صدر انصار اللہ کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔

یادِ قادیان کے سلسلہ میں جلسۂ عام

مورخہ ۲۲۔ نومبر ۶۴ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام یادِ قادیان کے سلسلہ میں وسیع پیمانے پر ایک جلسۂ عام منعقد ہوا جس میں ربوہ کے محلہ جات سے خدام و اطفال وفود کی صورت میں لائنیں باندھے ہوئے اور بآوازِ بلند درود شریف پڑھتے ہوئے شامل ہوئے۔ ربوہ کے انصار نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔ اسی جلسہ میں جس میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے۔ علمائے سلسلہ نے تفصیل سے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اسلام کے اس ضعف کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قادیان اس کی نشأۃِ ثانیہ کا مرکز قرار دیا ہے اور قادیان سے ہجرت خدائی پیشگوئیوں کے مطابق ہوئی اور اس کی واپسی بھی اسی کے وعدوں کے مطابق ہو کر رہے گی اور اسلام دنیا پر غالب آ کر رہے گا۔ یہ خدائی تقدیریں ہیں جو پورا ہوئے بغیر ٹل نہیں سکتیں لیکن اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس زمانہ میں تبلیغِ اسلام کا مرکز ہمیں جلد واپس ملے اور پرچمِ اسلامی جلد ساری دنیا پر لہرائے تو اس کے لئے ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہو گی، عظیم الشان قربانیوں کو پیش کرنا ہو گا اور رقت آمیز دعاؤں میں لگ جانا ہو گا۔ اس جلسہ میں مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ، مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ، مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی اور صدرِ اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تقاریر فرمائیں۔

مبلغِ نائیجیریا کی ربوہ میں واپسی

مبلغِ نائیجیریا مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مغربی افریقہ میں ساڑھے تین سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۲۹۔ نومبر ۱۹۶۴ء کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لائے۔ اہلِ ربوہ نے ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو خوش آمدید کہا جونہی مکرم چوہدری صاحب نے اسٹیشن پر پاؤں رکھا ایک مجمعِ کثیر مبلغِ اسلام سے عقیدت اور محبت کے اظہار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے آپ کے گرد شوق سے جمع ہو گیا۔ احباب نے آپ سے مصافحہ و معانقہ کرنے کے علاوہ آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کا مرکزِ سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور آپ کو خدمتِ دین کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سیرالیون کے احمدیہ سیکنڈری سکول کی نمایاں کامیابی

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں سکولوں کے صوبائی ٹورنامنٹ میں احمدیہ سیکنڈری سکول نے فائنل میچ میں اپنے مدِّ مقابل کو شکست دے کر چیمپئن شپ جیت لی ہے۔ فالحمد للہ۔

اس ٹورنامنٹ میں صوبے کے بیس سکولوں کی ٹیموں نے شرکت کی تھی۔ فائنل مقابلہ دس ہزار کے قریب تماشائیوں نے دیکھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ سیکنڈری سکول کی یہ نمایاں کامیابی سکول اور جماعتِ احمدیہ کے لئے بہت نیک نامی کا موجب بنی ہے اور ملک بھر میں اس کا بہت چرچا ہے۔

خدا تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اس کامیابی کو جماعتِ احمدیہ سیرالیون کے لئے مبارک کرے اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

آمین اللّٰھم آمین

گھریلو صنعتیں

بوتلوں کا منہ بند کرنے کا مصالحہ:-

دوا سے بھری ہوئی شیشیوں و بوتلوں کو کارک سے بند کر کے ان کا منہ سفید یا رنگ دار مصالحہ سے بند کر کے سیل لگا دی جاتی ہے جس سے کارک کھلنے کا ڈر نہیں رہتا دوسرا پیکنگ کی خوبصورتی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ا۔ سفید رال تین چھٹانک۔ گندہ بیروزہ ایک چھٹانک۔ ہر دو کو ملا کر نرم آگ پر پگھلاؤ۔ اس میں اتنی چاک مٹی ملاؤ کہ سفید رنگ کا مرکب بن جائے۔ اس گرم اور پگھلے ہوئے مرکب میں کارک لگی بوتل یا شیشی ڈبو دیں اور ڈبوتے ہی پاس رکھے ہوئے ٹھنڈے پانی کے برتن میں بوتل کا منہ ڈبو دیں جس سے کارک پر خوشنما سفید غلاف چڑھ جائے گا۔ تب اس پر سیل لگا دیں۔

شیشہ کی اشیاء پر لکھنے کی سیاہی:-

لاکھ دس حصے۔ میتھیلیٹڈ سپرٹ ۷۵ حصے۔ سہاگہ ۸ احصے۔ پانی ۲۵ ر۱۲ حصے۔ رنگ مطابق ضرورت۔

لاکھ کو سپرٹ میں اور سہاگہ کو پانی میں حل کر لیں اور پھر پانی والے محلول کو سپرٹ میں ہلاتے ہوئے ڈال لیں اور پھر رنگ ڈال کر اچھی طرح ملا لیں۔ شیشے اور شیشہ کی اشیاء پر ہولڈر یا برش سے اس سیاہی سے جو کچھ لکھیں گے اور بنائیں گے وہ اچھا بنے گا۔

ایں۔ اے۔ عابد
دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفلِ تشحیذ — سوال و جواب

چوہدری عزیز احمد — چک نمبر ۱۱۸ شمالی

س:- بھائی جان! کیا آپ تشحیذ الاذہان میں تشحیذی بچوں کا فوٹو شائع کر دیں گے؟

ج:- ہاں! اگر تصویر کا بلاک بنوا کر بھجوا دیا جائے تو تشحیذ الاذہان میں شائع ہو سکتی ہے۔

س:- انسان کو اپنی زندگی کی ابتداء اور انتہا میں کیا کرنا چاہیئے؟

ج:- خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کو صرف عبادتِ الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسلئے اس کو ہر حال میں محبتِ الٰہی کا دامن ہی تھامے رکھنا چاہیئے۔

س:- وہ کونسی چیز ہے جو انسان کو ترقی کی منزل کی طرف لے جاتی ہے؟

ج:- محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ مخلوق انسان کو ترقی کے ایک ایسے مقام تک پہنچا دیتے ہیں کہ جو فرشتوں کے مقام سے بھی بلند ہوتا ہے۔

عبدالقادر مبشر احمد بھٹی — کنری

س:- کیا جن، دیو اور پریاں ہوتی ہیں۔ اگر ہیں تو ان کا انسان سے کیا تعلق ہے؟

ج:- عام لوگ جس قسم کے جن اور پریوں کا تصوّر رکھتے ہیں وہ بالکل درست نہیں ہے۔

مظفر علوی — قبولہ

س:- صدر انجمن احمدیہ کے پہلے صدر کون تھے؟

ج:- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صدر انجمن احمدیہ کے پہلے صدر کے طور پر سیّدنا حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب رضؓ (خلیفہ اوّل) کو نامزد فرمایا تھا۔

س:- سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے پہلے اخبار کا نام بتائیں؟ نیز وہ کب جاری ہوا تھا اور اس کے پہلے ایڈیٹر کون تھے؟

ج:- سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار "الحکم" ۸ر اکتوبر ۱۸۹۷ء میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی رضؓ نے جاری فرمایا تھا۔

س:- ہم نے ایک انجمن "سٹوڈنٹس انصار مبشّین سروس" بنائی ہے اس میں بعض غیر از جماعت طلباء بھی شامل ہیں۔ ہم مرکز سے اس کا الحاق کرنا چاہتے ہیں۔ بتائیے کس دفتر سے رابطہ قائم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریں؟

ج:- آپ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں اس کے بارے میں لکھئے۔

رفیق احمد طاہر ـــ سرگودہا

س:- انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟

ج:- قربِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے لمبی اور مسلسل کوشش رقت کے ساتھ کی ہوئی دعاؤں اور ہمدردیٔ مخلوق کی ضرورت ہوتی ہے۔

س:- مجھے زندگی وقف کرنے کا شوق ہے۔ جامعہ احمدیہ میں کونسی جماعت میں داخلہ ملتا ہے؟

ج:- آپ کا وقف زندگی کا شوق مبارک ہے۔ آپ اپنے کوائف سے دفتر تحریک جدید ربوہ کو مطلع کر دیں دفتر آپ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کر دے گا۔

مبارک احمد ـــ لائل پور

س:- تحریک جدید کے مالی جہاد میں شمولیت کی کم از کم شرح دس روپے ہے اور وقفِ جدید کی چھ روپے۔ بتائیے کہ جو آدمی غریب ہو یا جو طالبِ علم ہو وہ اگر اس شرح کے مطابق چندہ نہ دے سکے تو کیا کرے؟

ج:- اگر بعض احمدی بچے انتہائی کوشش کے باوجود سال بھر میں دس روپے یا چھ روپیہ چندہ نہیں دے سکتے تو وہ دو تین افراد مل کر اس شرح کو پورا کر سکتے ہیں۔

مبارک احمد سیف ـــ ربوہ

س:- قادیان سے ہجرت اور پھر واپسی کے متعلق اگر کوئی الہام ہو تو بتائیے؟

ج:- قادیان سے ہجرت اور پھر واپسی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ - یعنی جس خدا نے قرآن مجید تجھ پر فرض قرار دیا ہے وہ تجھے اپنے ٹھکانے کی طرف ضرور واپس لائے گا۔

س:- احمدیت کے ذریعہ اس وقت دنیا کے کتنے ممالک میں اسلام کے مراکز قائم ہو چکے ہیں؟

ج:- اس وقت تک احمدیت کے ذریعہ تیس سے زائد ممالک میں اسلام کے مراکز قائم ہو چکے ہیں۔

بہترین سوال

س:- انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟

(رفیق احمد طاہر ـــ سرگودہا)

ج:- قربِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے لمبی اور مسلسل کوشش اور رقت کے ساتھ کی ہوئی دعاؤں اور عملی طور پر خدا تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی کی ضرورت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بچوں کے نیک نمونے

"ابا جی! آپ جلسہ سالانہ پر ضرور آئیں"

یہ وہ الفاظ ہیں جو کہ عزیز لطیف احمد جماعت ہشتم نے جھنگ سے اپنے والد محترم میاں ناصر علی صاحب تحصیلدار کو میرپور آزاد کشمیر میں اپنے خط میں لکھے۔

(۱) اب اُس کے خط کا ایک اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"ابا جان! آپ کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ آپ رمضان شریف کے آخری ۱۵ ایام میں تشریف لا رہے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ آپ جلسہ سالانہ پر نہیں آرہے۔ ابا جی میں تو آپ کو کہتا ہوں کہ آپ جلسہ سالانہ پہ ضرور آویں کیونکہ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ وہ دعائیں کی ہیں کہ دل کرتا ہے کہ پیدل تو کیا۔ گھٹنوں کے بل بھی چل کر پہنچیں اب انسان کے بس کا روگ بھی نہیں کہ جو کچھ چاہے کرتا پھرے۔ لیکن آپ کوشش ضرور کریں کہ آپ ۵ یا ۶ دن کی اب چھٹی لے لیں اور پھر باقی ۸ دن کی چھٹی پھر لے لینا۔"

(۲) دوسرا نمونہ مکرم علی بہادر خاں صاحب احمدی ساکن ٹوپی ضلع مردان کا پڑھئے کہ ان کے دو بچوں نے جو کہ غالباً چھٹی اور ساتویں میں پڑھتے تھے گذشتہ سال جلسہ سالانہ پر آنے اور آنے جانے کا کرایہ لکڑیاں کاٹ کر گھاس کھود کر فروخت کر کے اور اپنے جیب خرچ سے پیسے بچا بچا کر سفر خرچ جمع کیا اور والد کے ساتھ جلسہ پر پہنچے۔ ٹوپی سے یکطرفہ ایک آدمی کا کرایہ کم از کم دس روپے ہے۔

(۳) تیسرا نمونہ مکرم میاں عبدالمجید صاحب ساکن گنج مغلپورہ لاہور کے سات بچوں کا ہے جو کہ پانچوں وقت باقاعدہ اپنے گھر میں اپنے والد کیساتھ باجماعت نمازیں پڑھتے ہیں۔ خصوصاً عشاء کی نماز کیلئے جاگتے رہتے ہیں۔ جبتک جماعت کیساتھ نماز نہیں پڑھ لیتے نہیں سوتے اور اسی طرح صبح کی نماز میں آذان کے ساتھ فوراً ہی والدین کے جگانے پر جاگ پڑتے ہیں اور ساتوں کے ساتوں باجماعت نماز پڑھتے ہیں پھر درس سنتے ہیں اور قرآن شریف سبقاً پڑھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان نیک بچوں کو اور ان جیسے دیگر نیک بچوں کو لمبی عمر وصحت وعافیت اور ترقئ علم بخشے۔ آمین۔

مرسلہ:۔

قریشی محمد حنیف قمر علوی سائیکل سوار سیاح

از میرپور۔ آزاد کشمیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عقلمند لڑکی

ایک دفعہ کا ذکر ہے ایک بادشاہ کے دل میں ایک عجیب خواہش پیدا ہوئی۔ اسنے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ ایک ہفتے کے اندر اندر فوج کے لئے پتھر کی وردیاں تیار کرا دو ورنہ تمہیں قتل کرا دیا جائے گا۔ وزیر اس عجیب وغریب اور ناممکن العمل حکم سے اتنا پریشان ہوا کہ موت سر پر دکھائی دینے لگی۔ اس پریشانی کے عالم میں گھر پہ جا کر چپ چاپ پڑا رہا۔ وزیر موصوف کی لڑکی بڑی عقلمند تھی۔ باپ کو اس حالت میں دیکھ کر سبب دریافت کیا۔ وزیر نے سارا قصہ لڑکی کو سنا کر زندگی سے مایوسی کا اظہار کیا۔ لڑکی بھی یہ احمقانہ حکم سن کر بے حد پریشان ہوئی۔ اسے رات بھر نیند نہ آئی۔ سوچتے سوچتے اسے ایک نہایت اچھی تدبیر سوجھی جس سے وہ خود بھی خوش اور مطمئن ہوئی اور باپ کو بھی دلاسا دیا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں انشاء اللہ آپ کی جان بچ جائے گی آپ فکر نہ کریں۔ جب صبح ہوئی تو اسنے کچھ گدھے منگوا کر اینٹیں لادیں اور شاہی محل میں پہنچ کر شرفِ باریابی کی درخواست کی اجازت پا کر بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ جہاں پناہ پتھر کی وردیاں سلوانے کے واسطے اینٹ کے دھاگے درکار ہیں ان کے لئے میں مناسب اینٹیں لے آئی ہوں حضور دھاگے تیار کروا دیں تاکہ وردیاں سلوائی جا سکیں۔ بادشاہ ہنس پڑا اور کہنے لگا اے بیوقوف لڑکی اینٹوں کے دھاگے بھی بن سکتے ہیں۔ لڑکی نے دست بستہ عرض کی حضور اگر اینٹوں کے دھاگے نہیں بن سکتے تو پتھر کی وردیاں کیسے سل سکتی ہیں۔ لڑکی کے اس جواب کو سنکر بادشاہ بہت خوش ہوا لڑکی کی ذہانت اور عقلمندی پر اسے بہت سا انعام دیا۔

(عبدالصمد رفیق کلاس ہشتم۔ حافظ آباد)

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

ایک دفعہ ایک عقلمند آدمی مٹھائی خریدنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے ایک حلوائی کی دکان پر گیا۔ دکان میں تازہ مٹھائیاں قرینے سے رکھی ہوئی تھیں۔ اس نے حلوائی سے دو سیر مٹھائی دینے کو کہا۔ حلوائی بد دیانت تھا۔ اسنے دھوکے سے مٹھائی کم تولی۔ گاہک کو اس کا علم ہو گیا اس نے حلوائی سے پوچھا تونے مٹھائی کیوں کم تولی ہے۔ حلوائی نے چالاکی سے جواب دیا اس میں بھی تمہارا ہی فائدہ ہے۔ تمہیں دور جانا ہے کم بوجھ سے چلنا پڑے گا۔ خریدار نے کہا بہت اچھا تمہارا شکریہ لیکن دام دیتے وقت اس نے کچھ پیسے کم دئے حلوائی نے کہا تم نے پیسے کم کیوں دئے ہیں۔ پوری رقم گن کر دو۔ گاہک کہنے لگا گھبراؤ نہیں اس میں بھی تمہارا ہی فائدہ ہے تم صبح سے کام کرتے تھک گئے ہو گے تمہیں پیسے کم گننے پڑیں گے۔ اسی کو کہتے ہیں

چاہ کن را چاہ در پیش

(خالدہ پروین کلاس نہم)

مَیں کون ہوں اور کیا بنوں گا

مَیں ایک احمدی مسلمان طالب علم ہوں۔ مَیں تعلیم حاصل کرنے کے بعد مبلغ بننے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ کیونکہ آج دنیا میں بدی اور جہالت ہر جگہ پھیل گئی ہے۔ میرا کام دنیا سے جہالت کو دُور کرنا ہے اور تمام جہان کیلئے مشعلِ ہدایت بننا ہے۔

قرآن شریف میں آتا ہے کہ جس نے ایک آدمی کو ہدایت دی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے ایک آدمی کو گمراہ کیا وہ دوزخ میں جائے گا۔ دنیا میں سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ مخلوقِ خدا کی خدمت و ہمدردی میں پوری پوری کوشش کی جائے یہی نبیوں کا کام تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم نہ صرف خود نیک اور نمازی بنیں بلکہ دوسروں کی بھی خدمت کریں۔ آمین ثم آمین۔

(مسعود احمد طاہر بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد)

چور کا پتہ چل گیا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے روبرو دو آدمی چوری کے الزام میں لائے گئے ان میں سے ایک کہتا تھا کہ میں چور نہیں ہوں وہ چور ہے دوسرا کہتا تھا کہ وہ چور ہے۔ ایسی حالت میں فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ اصل میں چور کون ہے اور دونوں کو سزا دینا بھی انصاف سے بعید تھا۔ حضرت علیؓ کو ایک ترکیب سمجھ میں آئی اور دونوں کو ایک کھڑکی میں کھڑا کیا اور کہا کہ اپنا اپنا سر باہر نکالو جب ملزموں نے سر باہر نکالے تو آپ نے جلاد کو حکم دیا کہ چور کی گردن اُڑا دو۔ اُن میں سے جو چور تھا اسنے اپنا سر اندر کر لیا سر کاٹنا تو منظور ہی نہ تھا صرف یہ معلوم کرنا تھا کہ چور کون ہے اس طرح چور معلوم ہو گیا۔

(عصمت چک منگلا)

نماز کے فوائد

نماز دین کا ستون اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوں تو نماز دیکھنے میں ایک چھوٹا سا فرض ہے جسے ہر انسان آسانی سے ادا کر سکتا ہے لیکن اس کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:-

۱۔ نماز کے لئے وقت کی پابندی ضروری ہے۔ پانچوں وقت نماز ادا کرنے سے انسان وقت کی پابندی کا پوری طرح عادی ہو جاتا ہے۔ وہ صبح صبح بیدار ہوتا ہے۔ ہر کام وقت پر کرتا ہے۔ اس کی زندگی میں نظم و ضبط پیدا ہو جاتا ہے۔

۲۔ نماز کے لئے لباس اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے اس لئے جو شخص نماز کا پابند ہو وہ پاکیزگی اور حفظانِ صحت کا عادی ہو جاتا ہے۔

۳۔ تمام مذاہب میں سے صرف اسلام کو ہی یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے عبادات میں مساوات کی روح پیدا کی ہے۔ مسجد میں امیر و غریب شاہ و گدا سب ایک صف میں شانہ بشانہ کھڑے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض ٹھہرائی ہیں اور ہر ایک کا وقت مقرر فرمایا ہے سورج کے نکلنے سے پہلے فجر کی نماز لازم کی تاکہ آدمی رات کو آرام کرنے کے بعد اٹھے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ دن بھر کے کام کاج کے لئے وقت پر تیار ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا مانگے۔ دن کے دوران ظہر اور عصر کی نماز کو ضروری قرار دیا تاکہ انسان دنیا کے کام کاج میں مصروف رہ کر بھی اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہو۔ سورج کے غروب ہونے کے فوراً بعد مغرب کی نماز کا وقت آتا ہے جس طرح دن کا آغاز اللہ تعالیٰ کی یاد اور شکر گزاری سے ہوتا ہے اسی طرح اختتام بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری سے ہوتا ہے۔ عشاء کی نماز کا وقت رات کو سونے سے پہلے رکھا گیا۔ انسان اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے سوئے تو طبیعت میں رات بھر سکون رہتا ہے اور دل پر غفلت کا پردہ نہیں پڑتا۔

(عبد السلام جمیل ۔۔۔ ربوہ)

سچ بولنے کی برکت

میری پیاری بہنو۔ میرے بھائیو! تمہیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے اپنے فضل سے ہمیں مسلمان اور احمدی گھرانہ میں پیدا کیا اور ہر ایک قسم کی نعمتوں سے نوازا۔ ہماری پرورش کے لئے ہمارے والدین کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھا۔ اس لئے ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق عمل کرنا چاہیئے یوں تو بہت سے احکام ہیں۔ مثلاً نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ۔ تسبیح و تحمید اور ہر لغو سے بچنا۔ ہمیشہ سچ بولنا۔ جھوٹ سے پرہیز کرنا۔ بڑوں کی عزت اور اطاعت وغیرہ مگر ان میں سے آج میں آپ کی خدمت میں صرف جھوٹ کے متعلق کچھ عرض کرتی ہوں جو کہ ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ اس سے انسان بڑے بڑے گناہوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچ کر خدا کا مقبول بندہ ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر میں ایک واقعہ آپ کے سامنے پیش کرتی ہوں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ ہے۔

حضور نے ایک مضمون عیسائیوں کے متعلق چھاپنے کے لئے منشی رلیا رام آریہ کے مطبع میں بھیجا اور ایک خط اسی مضمون کے متعلق اسی پارسل کے اندر ڈال دیا۔

اس زمانے میں ڈاک خانہ کے قانون کے مطابق پارسل کے اندر خط ڈالنا جرم تھا اور اس کی سزا چھ ماہ قید یا پانچ سو روپے جرمانہ تھا۔ منشی رلیا رام نے خط دیکھ کر حضور سے دشمنی کی وجہ سے خط ڈاک خانہ کے افسر کے پاس جو عیسائی تھا بھیج دیا تاکہ مقدمہ چلایا جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قید کرا کر (نعوذ باللہ) ذلیل کیا جائے۔ عیسائیوں نے حضور پر عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ جب عدالت سے آپ کی طلبی ہوئی تو وکیلوں نے قانونی گرفت سے بچنے کے لئے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ اس خط سے انکار کر دیں اور کہہ دیں کہ یہ میرا خط نہیں ہے اس نے خود لکھ کر پارسل میں رکھا ہے مگر حضور نے سچ سچ بول کر اقرار کر لیا کہ یہ خط میرا ہے اور میں نے اس خط کو پارسل میں ڈال کر بھیجا تھا مجھے اس قانون کا علم نہ تھا اور نہ میں نے سرکاری نقصان سمجھ کر ایسا کیا تھا۔ حاکم نے حضور کو سچا اور بے قصور سمجھ کر اس جرم سے بری کر دیا۔ دیکھو سچ بولنے والے کو اللہ تعالےٰ بڑی بڑی مشکلات سے بچاتا ہے اور اسے طرح طرح کا انعام عطا فرماتا ہے۔ سچ بولنے والے سے اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں۔ والدین اور استاد بھی خوش ہوتے ہیں۔ ہر آدمی اس کی عزت کرتا ہے۔ اس لئے آؤ سب مل کر آج عہد کریں کہ ہمیشہ سچ بولیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے دعا کریں کہ ہم سب کو سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیدہ فارحہ انجم نواسی حکیم سید عبدالہادی صاحب فنا بہاری ربوہ)

خریداران تشحیذ الاذہان کیلئے ضروری اعلان

تشحیذ الاذہان کے خریداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔ اس کے بغیر شکایات وغیرہ پر فوری کارروائی کرنا مشکل ہوتا ہے۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے موقع پر

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا دفتر

گول بازار ربوہ میں ہوگا

دس سال سے زائد عمر کے جو اطفال جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی دینا چاہیں وہ ربوہ پہنچنے پر اپنا نام اور ربوہ میں رہائش کی جگہ دفتر میں لکھوا دیں۔ دفتر سے اطفال کا ریکارڈ، لٹریچر اور کتب ہر وقت مل سکے گا۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی جان کی ڈاک

ماہِ نومبر کا تشحیذ الاذہان

مکرمی ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

تشحیذ الاذہان کے انتظار میں دن بڑی مشکل سے گزارے۔ آخر تشحیذ آن پہنچا۔ جب مطالعہ کیا تو بہت خوشی ہوئی۔ اس دفعہ مضامین "سید احمد شہید بریلوی"۔ "تاریخِ احمدیت" اور "یادوں کے دریچے" بہت پسند آئے۔ ننھے ادیبوں کے مضامین بھی اچھے تھے۔ خداتعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ تشحیذ الاذہان کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

امۃ الرشید طاہرہ۔ سرگودہا

مقامِ افسوس

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب تشحیذ الاذہان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عرض ہے کہ ماہِ اکتوبر کے تشحیذ الاذہان میں "دلچسپ اور ناقابلِ فراموش واقعہ" کے عنوان کے تحت جو دوسرا واقعہ چھپا ہے اُسے پڑھ کر بہت افسوس ہُوا کیونکہ وہ واقعہ رسالہ "اردو ڈائجسٹ" سے تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اڑایا گیا ہے۔ تشحیذ کی بچوں کو مضامین خود لکھنے چاہئیں نہ کہ وہ نقل کرتے پھریں۔ یہ تو مقامِ افسوس ہے۔ والسلام

خاکسار حافظ عباس علی عاصم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

"برخوردار" کی یاد

پیارے بھائی جان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پیارا تشحیذ الاذہان ملا۔ دل باغ باغ ہوگیا۔ مگر ایک بات عرض کرنی ہے کہ کیا وجہ ہے "برخوردار" صاحب جو پہلے تشحیذ الاذہان کے پرچوں میں ظاہر ہوا کرتے تھے اب چہرہ نہیں دکھاتے۔ براہِ کرم انہیں اجازت دیجئے کہ وہ آیا کریں۔ والسلام

خاکسار مظفر علوی۔ قصبوا ضلع منٹگمری

جواب

بعض بچے برخوردار کو پسند نہیں کرتے تھے اس لئے وہ روٹھ کر غائب ہوگئے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قلمی دوستی

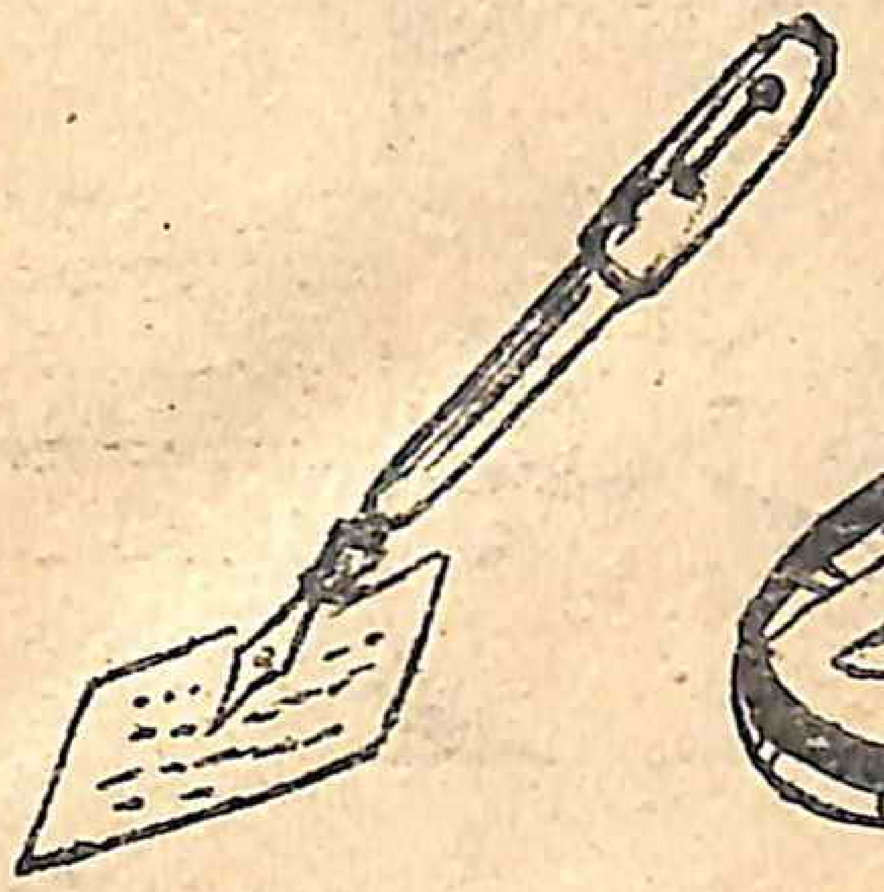

نام :۔ مرزا سراج الدین
عمر :۔ ۱۱ سال
تعلیم :۔ پنجم
مشاغل :۔ ہاکی کھیلنا ٹکٹیں جمع کرنا اور قلمی دوستی
پتہ :۔ پرائمری سکول لنگے ضلع گجرات

نام :۔ علیم الدین
عمر :۔ ۱۶ سال
تعلیم :۔ دہم
مشاغل :۔ جلسوں میں شرکت کرنا اور ٹکٹیں جمع کرنا۔
پتہ :۔ معرفت خواجہ شمس الدین صاحب پوسٹل کلرک قصور ضلع لاہور۔

نام :۔ شاہ نواز ظفر
تعلیم :۔ ششم
مشاغل :۔ نماز پڑھنا۔ خدمتِ خلق کرنا اور مطالعہ الفضل کرنا۔
پتہ :۔ دی سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری پاک۔

نام :۔ مظفر علوی
عمر :۔ ۱۷ سال
تعلیم :۔ میٹرک
مشاغل :۔ قلمی دوستی۔ ٹکٹیں جمع کرنا اور خدمتِ خلق کرنا
پتہ :۔ بیت المظفر۔ محلہ مظفر پورہ۔ تبولہ ضلع منٹگمری

نام :۔ عزیز احمد
عمر :۔ ۱۴ سال
تعلیم :۔ میٹرک
مشاغل :۔ مطالعہ اخبارات اور رسائل اور فٹ بال کھیلنا
پتہ :۔ چک ۱۱ ۱۴ شمالی۔

نام :۔ لئیق احمد خورشید
عمر :۔ ۱۲ سال
تعلیم :۔ ہفتم
مشاغل :۔ جماعتِ احمدیہ کے اخبارات و رسائل کا مطالعہ اطفال الاحمدیہ کا چندہ جمع کرنا۔ گھر کے کام کاج میں امی جان کا ہاتھ بٹانا۔
پتہ :۔ مکان نمبر ۸/۱۲ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

DECEMBER 1964 REGD. No. L. 7128

★ Monthly THE TASHHEEZ-UL-AZHAN Rabwah ★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفرقان

پاکستان کا ایک مشہور و معروف تبلیغی، تحقیقی اور علمی ماہنامہ ہے جس میں ایسے مضامین شائع ہوتے ہیں جن کے ذریعہ

- اسلام کی دیگر تمام ادیان پر فضیلت اور برتری محکم دلائل کے ساتھ ثابت کی جاتی ہے
- قرآنی علوم و معارف اور فرقانی نکات حکمت و دانش کی اشاعت کی جاتی ہے۔
- عیسائیت، بہائیت اور دیگر مذاہب کے غلط عقاید کی قوی براہین کے ذریعہ بطریق احسن تردید کی جاتی ہے۔
- غیر مسلموں کے اعتراضات کے ٹھوس جوابات دے کر انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جاتی ہے
- عصر حاضر کے مذہبی مسائل پر قرآنی ارشادات کی روشنی میں سیر حاصل بحث کی جاتی ہے۔

ہماری درخواست ہے کہ اس قدر جامع اور مفید رسالہ کا آپ خود بھی مطالعہ فرمائیں اور اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور دیگر احباب کے نام رسالہ ...کروا کے انہیں بھی مطالعہ کا موقعہ بہم پہنچائیں - سال بھر کے پرچوں کا چندہ چھ روپے ...

○

...کتابت اور ترسیل زر کا پتہ

...رقان" ربوہ۔ ضلع جھنگ

...شر پریس ربوہ میں چھپا